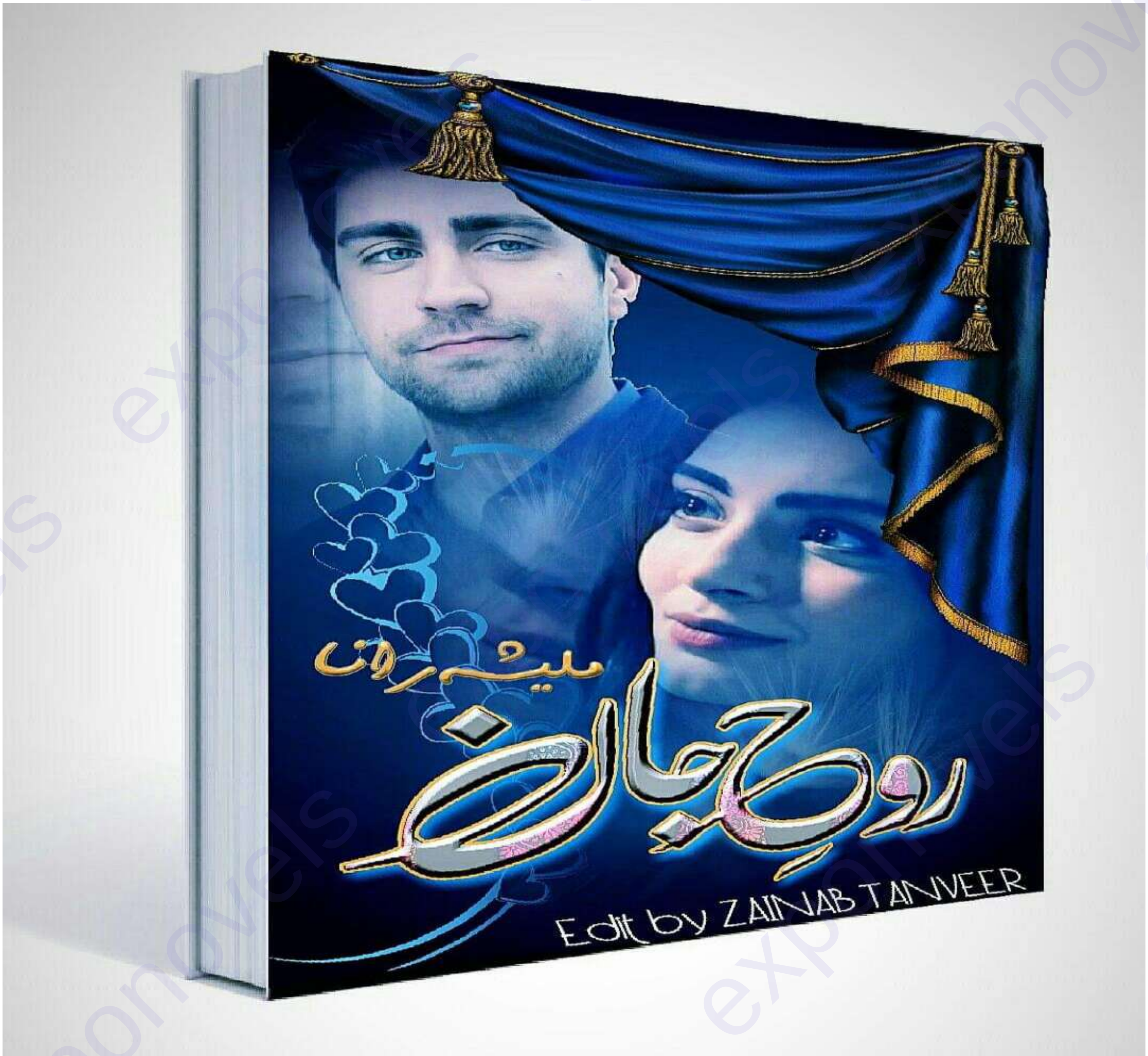

For more visit (exponovels.com)

روحِ جان

ازقلم--- ملیشہ رانا

اقساط5

For more visit (exponovels.com)

ماہی کدھر ہو بیٹا ، جلدی کرو ہمیشہ ہی تم نے کیا لیٹ ہونے کی "
ٹھان رکھی ہے اب تم اکیلی تو ہو نہیں جو انتظار میں بیٹھے رہیں سب
تمہارے ، بیچارا بس ڈرائیور کنڈکٹر اور باقی سب لڑکیاں کب تک انتظار

کریں تمہارا پچھلے آدھے گھنٹے میں 3 دفعہ گھر کے چکر لگا لیے کنڈکٹر نے

"مگر تم ھو کے ، حد ہوتی سستی کی بھی---

ماہی کے کمرے میں قدم رکھنے کے ساتھ ہی پریشے بیگم اسے دروازے

پر ھونے والی تیسری دستک کے بارے میں بتا رہی تھیں جو کہ کنڈکٹر

دے چکا تھا----

For more visit (exponovels.com)

"تمہاری انھی حرکتوں سے تنگ آکر تمہیں منع کرتی ھوں میں ان ٹریپس

پر بھیجنے سے ، ایک تو فکر میں آدھے ھو جاؤ اور دوسرا اپنی کاہلی کی

بدولت وقت پر تیار تو ہوا جاتا نہیں تم سے ، دروازے پر آکر بس کنڈکٹر

ہزار باتیں سنا کر گیا ھے تمہارے بابا کو، زرہ کچھ احساس ہی کر لو

ہمارا۔۔۔۔"

کمرے میں کھڑی وہ اپنی اکلوتی لاڈلی بیٹی کو کھری کھری سنا رہی تھیں

جس کے کان پر کبھی جوں بھی نا رینگی اپنی ماں کم دوست کی ڈانٹ پر

اب بھی باتھروم سے نک سک سی تیار ہو کر باہر آتی وہ بدلے میں ،

انھیں بھرپور مسکراہٹ سے نواز چکی تھی---

ماما آگئ نا حد ھے ، ان لوگوں سے زیادہ تو آپ مجھے ٹارچر کرتی ہیں "

جلدی جلدی مچا کر ، ایسا بھی کیا جرم ہو گیا مجھ سے اگر تھوڑی دیر

انھوں نے انتظار کر لیا تو ، اب ٹریپ پر جانا ہے بھئی تو سامان تو پورا ہو

انسان کا وہاں دن گزرانے ھیں میں نے تو اچھے سے چیک کرنا ہوتا ہے

کتنی دیر لگا کر اپنے ضرورت کی اشیاء بیگز میں رکھی ھیں میں نے ، اور ،

ساتھ ہی خود بھی حسین دیکھنے کے لیے کل سے تیاریاں کر رہی ھوں

میں ، آپ جانتی تو ھیں ہر کام میں پروفیکشن کتنی لازمی ھے میرے

لیے ،اچھے سے تیار ہونا پڑتا ہے ہر دفعہ مجھے کیونکہ کیا پتہ اس مرتبہ ہی

"مجھے میرے خوابوں کا شہزادہ وہاں مل جائے ، افففففف-----

پریشے بیگم سے بات کرتی ساتھ ساتھ آنکھوں میں کاجل لگاتے وہ

ڈرائینگ ٹیبل کے سامنے کھڑی آخر میں خود کو ہی دیکھ شرما پڑی اور پھر

تیزی سے کنگھی اٹھا کر پریشے بیگم کی جانب پشت کیے کھڑی ہو گئ ،

ہمیشہ کی طرح آج بھی اپنی ماں سے ہی بال بنوانے تھے اس نے ،

اب ماشاءاللہ سے اتنے لمبے گھنے کسی آبشار کی طرح کمر پر بکھرے اسکے

بال سنبھالنا بھلا کہاں اس ننی سی جان کے بس کی بات تھی ، پریشے

بیگم نے نفی میں سر کو جنبش دیتے نرمی سے اسکے بالوں کو اُٹھایا اور

چٹیا کے روپ میں باندھ دیا۔۔۔۔

" توبہ ہے لڑکی ہمیشہ تم ٹریپ پر لگتا ہے جاتی ہی اسی وجہ سے ہو کہ

تمہیں تمہارے خوابوں کا شہزادہ وہاں مل جائے ، لیکن بدلے میں ملتا کیا

ہے لے کر کیا آتی ہو ، کسی نا کسی لڑکی سے لڑائی ہو گئی یا پھر کوئی

"مسلۂ بن گیا۔۔۔۔

بولنے کے ساتھ ساتھ کنگھے کو واپس ڈریسنگ ٹیبل پر رکھتے ہوئے وہ اب

اس کے سامان سے بھرے بیگز کو کھول کر اچھے سے چیک کر رہی

تھیں کہیں کوئی چیز رہ نا گئی ہو جس کی ضرورت وہاں ان کی بیٹی

محسوس کرے----

For more visit (exponovels.com)

ھاں تو اب ماما آپ دعا کریں نا اس مرتبہ میری زندگی مکمل طور پر "

بدل جائے اور میری لائف میں بھی ایک اچھا سا ٹوسٹ آ جائے جو کبھی

"نا بھول پاؤں میں----

مسکرا کر شرمانے کے ساتھ وہ اپنا ایک ھاتھ ردائیں گال پر رکھ چکی

تھی جہاں مسکراتے وقت ڈمپل رونما ھوتا ، یہ عادت میں شمار تھا اس

کے جب بھی وہ مسکراتی یا ھنستی تو ایسے ہی اپنے گال پر ھاتھ رکھ

لیتی---

"بس کرو ماہی اور جاؤ جلدی نکلو گھر سے ، کیا چاہتی ہو چوتھی دفعہ بھی

دروازے پر دستک ہو اور وہ آکر ہمیں اچھی خاصی باتیں سنا

دے----"

بیگز کو واپس بند کرتے پریشے بیگم انھیں کھینچ کر ماہ روح کے پاس لاتیں اسے پکڑا کر گھر سے باہر کا راستہ دکھانے لگیں ،ان کی اس حرکت پر معصوم سی ماہی کا چہرہ اتر سا گیا جس سے وہ مزید کیوٹ لگنے لگی---

"اچھا نا ماما جا ہی رہی ہوں ، اگر بابا کی لاڈلی گڑیا نا ھوتی میں تو پکا آپ تو گھر سے دھکے دے کر نکلا دیں مجھے ، پھر بھی آئی لو یو ، اینڈ مس یو الاٹ"----

زور سے پریشے بیگم کو اپنے گلے لگاتی وہ ان کے دونوں گالوں کو چٹا

چٹ چومتی الگ ہو کر اپنے سامان کے بیگز کھینچتی کمرے سے باہر نکلی

تب اسے تنویر صاحب لاونج میں بیٹھے اسی کے منتظر دیکھائی دیے جو

اب اسے آتا دیکھ اٹھ کھڑے ہوئے تھے----

ماہی مسکراتی ہوئی ان کے قریب گئی اور دونوں بازو پھیلائے ان کے سینے سے آلگی ،کتنا سکون ملا تھا اسے ان کی محفوظ بازوؤں کے گھیرے میں ، کچھ دیر اسی کیفیت کے زیر اثر رھنے کے بعد ابھی وہ ان سے الگ ہی ہوئی تھی کہ اپنے پیچھے اسے اپنے سب سے بڑے دشمن مگر لاڈلے بھائی دیکھائی دیئے جو اب اپنے آئی برو اٹھائے اسے ہی گھور رھے تھے----

ابھی تک گھر میں ہو جاؤ بھی تاکہ سکون تو ملے ہمیں ، جلدی مت "

"انا----

آہان کی بات سن اس نے پلٹ کر معصومیت سے اپنے بابا کو دیکھا جن

کی گھوری کا نشانہ اگلے ہی پل اہان کی ذات بن چکی تھی وہیں تنویر

صاحب کو اسے گھورتے دیکھ اپنی ھنسی چھپانے کی کوشش میں

مصروف ازلان کو دیکھ ماہ روح نے اس کے سر پر ایک چت لگائی جس

کا علم اس کے سوا اور کسی کو نا ھوا وہ بیچارہ منہ کھولے اسے ہی دیکھے
گیا جو اب زیر لب مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

تنویر صاحب ماہ روح کے بیگز لیے گھر سے باہر کھڑی بس کی جانب چل
پڑے تب ماہ روح بھی دوبارہ سے پریشے بیگم کو لپٹ کر بائے بولتی گھر
سے باہر نکل گئی اور تیزی سے تنویر صاحب کو جانے کا بول خود بس
میں چڑھ گئی جبکہ سامان اس کا وہیں نیچے ہی موجود تھا جس کی پرواہ

کیسے بنا کنڈکٹر نے بس چلانے کا حکم بے زاگی سے دے دیا مگر یہ بات

جب ماہ روح کے سماعت میں گئی وہ تو صدمے سے چیخ ہی پڑی

تھی۔۔۔

"کیا بھائی حد ہوتی ہے ، میرا سامان آپکو نیچے پڑا دیکھائی نہیں دے رہا

کیا ، اسے تو اوپر رکھ دیں پہلے ، بس چلانے کا بول دیا بغیر سوچے سمجھے

کیسے لوگ ھیں یہ۔۔۔۔"

کمر پر ھاتھ رکھے لڑاکا طیارہ بنی وہ منہ پھلائے بولی----

"اتنی لیٹ آئی ہیں آپ اوپر سے اتنا سامان کون لے جاتا ھے اپنے

ساتھ ، اب اس کو اٹھا کر رکھیں بھی ہم ہی"---

منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا وہ بس سے اتر کر ماہ روح کا سامان اٹھا کے بس

کی چھت پر رکھنے لگا جبکہ وہ اب پرسکون ہوتی چھوٹے چھوٹے قدم

اٹھاتی سبھی سیٹس چیک کرنے لگی جن پر اسکے کالج کی لڑکیاں براجمان

تھیں انھیں دیکھتے ماہ روح کے چہرے پر بے زاریت پھیلے جا رہی تھی

آخر میں ایک لڑکی جو کے ہینڈفری لگائے کسی سے موبائل پر بات کر رہی

تھی اس کے پاس خالی سیٹ دیکھ شکر ادا کرتی وہ وہاں جا کر اس کے

پاس بیٹھ گئ----

"ہیلو میرا نام ماہ روح ہے، پیار سے سب مجھے ماہی کہتے ہیں ، آپ کون ہیں ہمارے کالج کی تو نہیں لگتیں کیونکہ ایسی کوئی کالج کی لڑکی موجود نہیں ہے جو کے میری دوست نا ہو ، وجہ میں ایکسٹرا کیوٹ ہوں نا----"

اپنی بڑی بڑی روشن آنکھوں سے اس نازک سی لڑکی کو دیکھتے جو شکل سے ہی بہت معصوم معلوم ہوتی وہ نان سٹاپ اپنا تعارف پیش کرنے

لگی جبکہ اپنا ھاتھ وہ ویسے ہی اس لڑکی کے سامنے بڑھائے ہوئی

تھی----

"ہائے میرا نام منت ہے ، نائس تو میٹ ہو ماہی ، بالکل درست ھے

آپ کا اندازہ ، واقعی میں میرا تعلق آپ کے کالج سے نہیں ہے ، وہ تو

میری کزن اس کالج میں پڑھتی ہے اس نے بتایا مجھے صبح وہ ٹریپ پر

جا رہی ہے تو میں نے سوچا میں بھی ساتھ چلی چلتی ہوں ، ایک قسم کا

"انجوائمنٹ ہی ہو جائے گا۔۔۔۔

رسانیت سے ٹھہرے ہوئے میٹھے لہجے میں وہ اپنی بات کہہ گئی اور ماہ

روح کا ھاتھ پکڑ اس سے مصافحہ کر لیا ، بات کرنے کا انداز اتنا

خوبصورت تھا اس کا کہ ہر کوئی گرویدہ ہو جائے وہی حال اس وقت ماہ

روح کا بھی تھا جو اس سے کافی حد تک متاثر ہو چکی تھی ورنہ وہ جلد ہر

کسی سے گھلنے ملنے والوں میں شمار نا ھوتی جو اس کے ساتھ بہتر رویہ

اختیار کرتا وہ بھی ان کی فکر کرتی ورنہ مغرور لوگوں کو تو دیکھنا بھیگوارہ

نہیں تھا اسے----

اچھا تو یہ بات ھے ، ٹھیک سوچا تم نے دیکھنا کتنے مزے کریں گے "

ہم وہاں ، منت تم کیا کسی سے بات کر رہی ہو----؟؟؟

For more visit (exponovels.com)

منت کے فون کی طرف دیکھتے جہاں ویڈیو کال چل رہی تھی ماہی نے

سوال کیا جواب میں منت بھی مسکرا کر اپنے ہینڈ فری کانوں سے

اتارتے ہوئے موبائل اپنے گود پر رکھ چکی تھی----

"ہاں وہ میں بات کر رہی تھی اپنے منگیتر سے---- "

بات کرتے وقت شرم و حیا کی سرخی اس کے گالوں پر پھیل کر مزید

اسے پرکشش بنا گئی تھی ، اسے اس طرح دیکھ ماہ روح کی شوخی مزید

پروان چڑھی---

واؤ یار منت تمہارا منگیتر بھی ہے لکی ھاں ، اکچولی میرا بہت بڑا خواب "

ہے کہ میرا بھی کوئی منگیتر ہو ، ہم پہلے کافی عرصے تک اپنی محبت کی

"داستان چلاتے رہیں اور پھر آخر میں شادی کر لیں----

شرم سے نظریں جھکائے وہ اسے اپنی معصوم سی خواہش سے آگاہ کر رہی تھی جسے سن منت کے لبوں پر وہی مخصوص مسکراہٹ احاطہ کر گئی----

"ایسا بھی ہو جائے گا انشاللہ ، ویسے میرج جلد ہی شادی ہونے والی ہے انھیں کافی جلدی ھے تو ، ابھی تو صرف یہ پوچھ رہے تھے وہ اگر

مجھے بس میں کوئی پروبلم ہے کمفرٹیبل نہیں ھوں تو وہ کار بھیجنج دیتے

"ھیں لیکن میں نے منع کر دیا۔۔۔۔

اپنی کچھ دیر پہلے ھونے والی گفتگو سے آگاہ کر رہی تھی وہ ماہ روح کو جو

کس قدر دلچسپی کا مظاہرہ کرتی غور سے ایک ایک لفظ سن رہی تھیں

جیسے کے ان پر ناول لکھنا ھو۔۔۔۔

"ارے واہ تمہارے منگیتر تو بہت اچھا ہیں ،کیئرنگ ، لوونگ اور

رومینٹک بھی ، اس بہانے بات جو کر لی انھوں نے شرارتی سے---"

وہ منت کے شانے کو اپنے شانے سے مس کرتی اسے چھیڑنے لگی

منت تو مسلسل شرامئے ہی جا رہی تھی---

بہت زیادہ اچھے ہیں ، بہت محبت کرتے ہیں وہ مجھ سے ، اب بھی "

کہہ رہے تھے میں انہیں لوکیشن بتا دوں ، ہم کہاں ٹریپ پر جا رھے

ھیں تاکہ وہ بھی اپنے سبھی کاموں کو چھوڑ کر میرے پاس آ

جائیں"---

نظریں جھکائے وہ اپنے منگیتر کی محبت کا ذکر کرنے لگی ، کتنا چاہتا تھا

وہ اسے چھوٹی سے چھوٹی بات کی بھی فکر کرتا----

واہ بھئی اتنی محبت ، کیا کام کرتے ہیں وہ جو چھوڑ کر آ جائیں "

گے---؟؟؟

ماہی نے حیرانگی سے آنکھیں پھیلائے پھر سے اپنا اگلا سوال کر ڈالا---

For more visit (exponovels.com)

"وہ بہت بڑے بزنس مین ہیں ، ہماری پہلی ملاقات ایسے بس میں

ہی ہوئی تھی اس لیے تب سے مجھے بس میں سفر کرنا بہت پسند

ہے----"

"او مائے گاڈ یہ تو کمال ہو گیا، پلیز منت کیا تم میرے ساتھ اپنا وہ

والا واقعہ شیئر کر سکتی ہو مجھے بہت بہت پسند ہے ایک قسم کا کرش

ھے ، جب کوئی اپنی لو سٹوری مجھے بتاتا ہے تو میں خوشی سے پاگل

For more visit (exponovels.com)

ھونے لگتی ھوں ، یو نو واٹ مجھے بہت حوصلہ ملتا ہے اس طرح کہ

اصل زندگی میں بھی ایسا ھوتا ھے جو فلموں ڈراموں اور ناولوں میں دیکھایا

"جاتا ھے وہ در حقیقت اصلیت سے منسلک ھے۔۔۔۔

ایکسائٹمنٹ میں منت کے دونوں ھاتھوں کو اپنے ھاتھوں میں تھامے

وہ اس کی باقاعدہ منت کرنی لگی۔۔۔۔

"اوکے ماہی ، بتا دیتی ہوں میں ویسے بھی سفر کافی لمبا ہے تو اچھا "

"ھے انھی باتوں میں کٹ جائے گا۔۔۔

ماہ روح کے ھاتھوں کو ہلکا سا دباتے وہ گویا اسے تسلی دینے لگی۔۔۔

"یار پہلے تو ایک احسان کر دو مجھ پر بہت مہربانی ھو گی تمہاری۔۔۔ "

ھاں کیوں نہیں پلیز بتاؤ کیا کرنا ہے---؟؟؟"

سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتی وہ پوچھنے لگی----

مجھے ونڈو کے پاس بیٹھنے دو پلیز منت ، یار مجھے بہت شوق ہے "

کھڑکی کے پاس بیٹھنے کا اس طرح میں سارا راستہ دیکھ کر بہت انجوائے

کرتی ھوں---"

For more visit (exponovels.com)

"ہاں پلیز تم بیٹھ جاؤ۔۔۔ "

منت فوراً اٹھ کھڑی ہوئی اور ماہی کے ساتھ سیٹ تبدیل کر لی۔۔۔۔

تھنک یو منت تم بہت اچھی ہو یار ہمارا وقت بہت اچھا گزرنے والا "

"ہے دیکھ لینا ، اچھا اب بتاؤ اپنی لو سٹوری۔۔۔۔

اپنا مکمل رخ منت کی جانب کیے وہ اسے بولنے کا کہہ رہی تھی----

"ھاں تو اکچولی تین ماہ پہلے میری گاڑی راستے میں خراب ہو گئ تھی

تب میرے پاس کوئی اور آپشن نہیں تھا تو میں ایسے راستے میں آ رہی

ایک بس کو روک کر اس میں سوار ہو گئ ، سیٹ خالی نا ہونے کی وجہ

سے میں وہاں کھڑی تھی تبھی میر جی کے ساتھ بھی یہی واقعہ ہوا ان

کی گاڑی بھی خراب ہو گئ تو وہ بھی بس کو روک کر اس میں سوار ہو گئے
میں نے پہلے تو صرف میر جی کو ایک نظر دیکھا اور اگنور کر دیا لیکن پھر ،
کچھ آوارہ لڑکے مجھے فقرے کستے چھیڑنے لگے تب اور کسی بھی شخص
میں ہمت نا ہوئی جو میری مدد کر سکے سوائے میر جی کے انھوں نے
ان اوباش لڑکوں کی ایسی پٹائی کی کہ کیا بتاؤں تمہیں اب دوبارہ کسی لڑکی
کو دیکھنے کی ہمت بھی نہیں ہو گی ان میں ، بس پھر میں نے ان کا
شکریہ ادا کیا اور اپنے سٹاپ پر اتر گئ تو اتنے میں ہی محبت ہو گئ
"ہمیں----

منت کی مکمل بات سن حیرت انگیز طور پر منہ کھولے وہ اسے دیکھے گئی۔۔۔۔

لو جی ایسے کیسے ہو سکتی ہے محبت ، کوئی مزاق تھوڑی ھے۔۔؟؟؟ "

ماہی نے جھٹ سے منت کی بات کی نفی کر دی۔۔۔

ماہی محبت کے لیے تو دو سیکنڈ ہی کافی ہوتے ہیں اور پھر یہاں تک "

تو نہیں رہی ہماری داستان ، اگلی ملاقات میری کزن کی شادی پر ہوئی

ہماری اتفاق سے میر جی میری کزن کے شوہر کے دوست نکلے ، تب

کیا ہونا تھا مجھے دیکھتے ہی میر جی نے ایک بچے کے ہاتھوں لیٹر بھیجا

جس میں ان کا نمبر موجود تھا اور ساتھ یہ بھی لکھا تھا کہ اگر برا لگا ہو

مجھے ان کی اس حرکت پر تو فوراً سے اس پرچی کو پھاڑ دوں کیونکہ بے

فضول آس میں اپنا ٹائم نہیں گنوانا چاہتے میں ، لیکن میں نے ان کی

سوچ کے برعکس مسکراتے ہوئے اس پرچی کو ان کے سامنے ہی اپنے

"بیگ میں رکھ لیا یہ دیکھ میر جی بھی ہنسنے لگے----

اپنی بات مکمل کر وہ شرمیلی سی مسکراہٹ لیے نظریں جھکا گئی----

یا اللہ لوگوں کو کتنی آسانی سے محبت کرنے والا لڑکا مل جاتا ہے اب "

میں دیکھ لو منت پتہ نہیں کتنی شادیاں اس آس میں اٹینڈ کرتی رہی ہو

کہ اب مجھے میرا دیوانہ ملا اب ملا جسٹ لائیک ترکش ڈراماز ، لیکن ہمیشہ

"مایوسی ہی ہاتھ لگتی ہے میرے ، مائے بیڈ لک---

منہ بنائے وہ اپنی قسمت کا رونا رونے لگی---

ماہی جب صحیح وقت آئے گا اور جو تمہارے لیے خدا نے بہتر سوچا ہو "

گا وہ تمہیں بغیر کسی اشارے کے اچانک ہی مل جائے گا ، اور کیا پتہ

"اس سفر میں ہی تمہاری زندگی بدل جائے---

رسانیت سے وہ اسے سمجھانے کی سعی میں مصروف ہو گئی ، ماہ روح

نے لب بھینچے اسے دیکھا----

"کاش ایسا ممکن ہو تم دعا کرو نا یار۔۔۔۔"

" ہاں ضرور آمین۔۔"

مسکرا کر دل سے آمین کہتی وہ دونوں سارے راستے اپنی ہی باتیں کرتی رہیں اس طرح سفر کب ختم ہوا انھیں اندازہ ہی نا ہوا ، مری پہنچتے ہی

ایک ہوٹل کے آگے بس کو روک کر سب سے پہلے ان کی ٹیچر باہر
نکلیں اور پھر سبھی لڑکیوں کو پکارنا شروع کر دیا۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

سبھی لڑکیوں کے بس سے نکل جانے کے بعد مسکراتے ہوئے منت اور ماہی بھی بس سے نیچے اتر گئیں تب ماہی لپک کر اپنی ٹیچر کے قریب ہوئی۔۔۔۔

"تھینک گاڈ ہم پہنچ گئے، چلیں میم سارا مری گھوم کر آتے ہیں، کتنا مزہ آئے گا۔۔۔۔"

اس کی شوخی میں کہی گئی بات میم کو چونک اٹھی وہ حیرانگی سے منہ کھولے اسے دیکھنے لگیں۔۔۔۔

"بیٹا خیریت تو ہے کیسی بہکی باتیں کر رہی ہو ، اتنے لمبے سفر سے تو ویسے ہی میری بس ہوگئ اور تم اب سیرو تفریح کا پلین بنا رہی ہو صبح سب کریں گے یہ کام ، فلحال ہوٹل میں کمرا لے لیا ہے سب مل کر آرام کرو وہاں اور تھکاوٹ اتارو اپنی"۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

تیکھے لہجے میں سنجیدہ تاثرات کے ساتھ میڈم نے ماہی کے چہرے پر بکھری مسکراہٹ اپنے صاف انکار سے چھین سی لی دو قدم پیچھے کو اٹھاتی وہ اپنے لبوں کو دانتوں سے کاٹنے لگی----

"یہ کیا بات ھوئی ، دِس از ریلی ناٹ فیئر ، کیا کچھ سوچا تھا میں نے ، کتنی ایکسائیٹڈ تھی مگر یہاں تو آرام کا کھے جا رہے ہیں ، میری ساری خوشی برباد کر دی----"

منت کے پاس جاکر وہ اپنے دلی جذبات اس پر عیاں کرنے لگی ، ایسی ہی تھی وہ جن کے بھی قریب ھوتی ان کے سامنے کھلی کتاب کی مانند بن جاتی ، اپنی ہر چھوٹی سے چھوٹی بات ان سے شئیر کرنے لگتی----

پریشے بیگم نے کتنی ہی مرتبہ اسے سمجھا بجھا کر یہ عادت چھڑوانے

چاہی مگر کیا کرتی وہ اپنی نیچر سے مجبور تھی۔۔۔۔

"اس میں اداس ہونے کی کیا بات ھے ، صبح گھوم لیں گے ہم ابھی

ٹیچرز کی بات مان لو۔۔۔۔"

اس کی بات سے اتفاق کرتی منہ پھلائے فلحال کے لیے ماہ روح باقی

سب کے پیچھے منت کے ساتھ ہوٹل کے اندر چلی گئی ایک کمرہ جو

انھوں نے بک کروایا تھا سبھی لڑکیوں کو اس میں لیجایا گیا تھا۔۔۔

میڈم کے ساتھ کچھ لڑکیاں بھی تھکن سے چور ہوتیں کمرے میں داخل

ہوتے ہی اپنے اپنے بستر پر گر کر نیند کی وادیوں میں اتر گیئں جبکہ باقی

For more visit (exponovels.com)

ابھی اپنے سونے کی تیاریوں میں مصروف تھیں ایک واحد وہی تھی جس کو سکون نا تھا۔۔۔

"منت چلو نا گھوم کر آتے ہیں میڈم تو ویسے بھی سو چکی ہیں۔۔۔ "

اپنے قریب کھڑی منت کے ہلکا سا مزید نزدیک ہوتے وہ اس سے

سرگوشی کرنے لگی ، اسکی بے چین روح کو سکون جو نصیب نہیں ہو

رہا تھا۔۔۔

" ماہی نو ہم ایسے نہیں جا سکتے اکیلے ، انجان جگہ ہے کچھ تو سوچو پلیز ،

باقی لڑکیاں دیکھو وہ سو بھی چکی ہیں ہمیں بھی ان کی پیروی کرنی

چاہیے ، یہی بہتر رہے گا۔۔۔"

، حیرت زدہ نظروں سے اسی دیکھتی وہ اسے سمجھانے کی سعی کرنے لگی

کسی مخلص دوست کی طرح وہ اس کی بہتری ہی چاہتی تھی۔۔۔۔

ھاں تو یار سونے دو تم ان بور بندیوں کو ، باہر چلو پلیز ہم گھومیں گے "

"انجوائے کریں گے۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

"ماہی نہیں ایسے ہم نہیں جا سکتے----"

ماہ روح کے اصرار کو ٹھکراتے وہ اسے صاف انکار کر گئی ، وہیں اس کی پیشانی پر بل پڑ گئے----

" ٹھیک ھے مت جاؤ تم بھی یہیں پر ہی رہو ان سبھی کے ساتھ ،

"میں جا رہی ہوں---

منہ بناتے سلگ کر کہتی وہ کمرے کیا ہوٹل سے ہی باہر نکل گئ لیکن

ایک ڈر اس کے اندر اپنے پنجے گاڈھے جا رہا تھا یوں اکیلے کہیں جانے کا

اس نے کبھی تصور بھی نا کیا تھا جبکہ اب ضد اور غصے میں وہ اکیلی

چلی آئی----

دل ہی دل میں خود کو سمجھاتے وہ پرسکون ہونے کی کوشش میں

مصروف تھی کہ اچانک پیچھے سے کسی نے اس کے کاندھے پر ہاتھ رکھ

کر اسے کے قدموں کو بریک لگا دی ، لمحوں میں سو کی سپیڈ سے دھڑکتے

دل کے ساتھ ڈرتے ہوئے آنکھیں خوف کی زیادتی سے بند کرتے ہلکی

سے وا کیے وہ مڑ کر دیکھنے لگی مگر اپنے سامنے منت کو پا کر اس کا خوف

منٹوں میں ہوا ہوا اب اس کی جگہ ایک مطمئن سی مسکراہٹ نے لے

لی----

" تم آگئی یار تھنک یو ، مجھے معلوم تھا تم میری سچی والی دوست ہو ،

دل خوش کر دیا قسم سے ، اب چلو جلدی جانتی ہو کیا میری کتنی بڑی

خواہش تھی مری کی پہاڑیوں کو لاؤ دیکھنے کی جو کے اب پوری ہوئی ہے

"میری زندگی کے 18 سال بعد----

For more visit (exponovels.com)

منت کا ھاتھ تھامے پہاڑوں پر چڑھتی وہ اس سے اپنی دلی خواہش کا اظہار کر گئی وہیں اس کی باتوں کو مسکرا کر سن رہی تھی وہ ، بولی کچھ نہیں۔۔۔

تمہاری فیملی میں کون کون ہے منت۔۔۔۔؟؟؟"

اپنی دائیں جانب رخ کیے وہ اس سے سوال کرنے لگی۔۔۔۔

میری فیملی میں ,موم ڈیڈ ایک چھوٹی بہن اور بس ، یہی لوگ "

"ھیں----

خود اعتمادی کا مظاہرہ کرتی وہ نارمل سے انداز میں گویا ھوئی---

For more visit (exponovels.com)

"او اچھا ڈیٹس گڈ ، میری فیملی میں بھی سیم ایسی ہی ھے ، بس کوئی

بہن نہیں ھے اس کی جگہ دو بہت شرارتی بھائی ہیں میرے ، مراسی

نمونے ھیں پورے----"

اپنی ہی بات کر اس سے لطف اندوز ھوتی وہ قہقہ لگائے ھنسنے لگی مزید

ادھر اُدھر کی باتوں میں گم وہ بلآخر ایک اونچے پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گئیں

اور وہیں سکون سے بیٹھ کر اپنے سامنے موجود خوبصورت نظارے دیکھنے

لگیں----

کتنا مزہ آ رہا ہے نا یار ، کتنی خوبصورت سی خوشبو ہے ، سانسوں کو "

معطر کر دینے والی ، اس جگہ سے ہمیشہ سے بہت لو ھے مجھے ، نیچر

"کے بہت قریب ھوں میں---

"ہاں یہ تو ہے ماہی---"

مسکراتے ہوئے لمبے لمبے سانس بھرتے وہ اس کی ھاں میں ھاں

ملاتی پھر سے اپنی باتوں میں کھو سی گئیں تبھی وہاں پر شازمہ چلی آئی

جو کہ ماہ روح کے کالج کی ایک لڑکی تھی اس کو ہمیشہ سے خوامخواہ میں

ہی ماہ روح کے ساتھ کوئی مسلہ درپیش رہتا جسے سمجھے سے ابھی تک

ماہ روح قاصر تھی----

For more visit (exponovels.com)

تم یہاں کیا کر رہی ہو---؟؟؟ "

شازمہ پر نظر پڑتے ہی غصے سے کھڑی ہوتی وہ اس کی یہاں موجودگی کی وجہ پوچھنے لگی منت بھی حق دق سی کھڑی ہوتی شازمہ کی جانب نظروں کا رخ کر چکی تھی---

کون ہے یہ ماہی اور کیا ہوا تم غصہ کس بات پر ہو----؟؟؟ "

منت کے سوال پر وہ اسے دیکھنے لگی----

اس کا تعارف میں کرواتی ھوں تمہیں تو مائے ڈئیر فرینڈز منت یہ ھے "

وہ واحد میری دشمن جو کے ہر ٹائم پیچھے ہی پڑی رہتی ہے میرے جیسے

اور تو کوئی کام ہی نہیں اسے ، او بہن اتنی فارغ ھو تو خدمت خلق کر لو

For more visit (exponovels.com)

مگر نہیں اسے تو ہر کام میں صرف میں کلاپیاں ہی کرنی ھوتی ھیں جو ماہ

"روح کرے گی وہ اس باجی کا کرنا تو لازمی ھے----

او ہیلو کیا بکواس کر رہی ہو تم ، جو بھی منہ میں آ رھا ھے بکے جا رہی "

ھو ، تم میں ایسے کونسے سرخاب کے پر لگے ھیں جو میں تمہاری کلاپیاں

"کروں گی----

ماہ روح کی حقیقت بیان کرنے پر بھڑکتی ہوئی وہ جو منہ میں آیا بولتی چلی

گئی جبکہ ماہ روح کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ بکھیر گئی تھی----

"اس بات کا علم تو تمہیں ہو گا باجی ، اگر اتنی ہی خود مختار ہو تم تو

ہمارا پیچھا کرنے کی وجہ ،کیا لینے آئی ہو ہمارے پیچھے پیچھے ، دو جواب

اب----؟؟؟

آنکھوں کو چھوٹا کیے وہ ایک آنکھ منت کو دیکھ کر دباتی شازمہ کو گڑبڑاتے دیکھ انجوائے کر رہی تھی----

"وہ میں وہ تو ، ھاں میں تم لوگوں کی شکایت میڈم سے کر کے خود یہاں آئی ھوں ، اب دیکھنا میڈم تجھے آج ہی رولز توڑنے کے جرم میں واپس تیرے گھر بھیج دیں گیئں"----

For more visit (exponovels.com)

"اووو رئیلی مگر ہم نے ایسا کونسا جرم کر لیا ہے جس کی پاداش میں مجھے

، یہ سزا تجویز کی جائے گی ، منہ بند رکھو اور خاموش سے نکلو یہاں سے

مجھے اپنا موڈ مزید برباد کرنے کا کوئی شوق نہیں ، ڈسٹرب کرنے آ جاتی

"ہے چڑیل کہیں کی-----

خود اعتمادی کا بھرپور مظاہرہ کرتی اس نے شازمہ کو کھری کھری سنا کر آخر میں چڑیل کے لقب سے نواز دیا ، وہیں یہ لفظ سن کر ہی بھڑک اٹھی----

" کیا بکواس کی تم نے مجھے ابھی ، دوبارہ بول ، بڑی زبان چلتی ہے نا تیری----"

"ھاں الحمدللہ ، ت تو جیسے گونگی ہو مجھ سے بڑھ کر زبان تو تمارے اس

بڑے سے منہ میں ھے مگر اس کا صحیح استعمال کرنے کے لیے عقل

درکار ھے ، اب دفع ہو رہی ہے یا یہاں سے دھکا دے کر ہمیشہ ہمیشہ

کے لیے ہی اوپر پہنچا دوں تجھے ، اس بہانے کم از کم تیری اس منحوس

"شکل کو دیکھنا تو نہیں کرے گا مجھے----

For more visit (exponovels.com)

دھمکی کے انداز میں ماہ روح نے شازمہ کو ڈرانے کی کوشش کی وہیں

اس کے برعکس غصے سے پاگل ہوتے بنا کوئی جواب دیے ڈائریکٹ

شازمہ نے ماہ روح پر حملہ کر دیا۔۔۔

" پہلے مجھے تجھ پر اتنا غصہ ہے اوپر سے اب تو مجھے مارنے کی دھمکی

دے رہی ہے ، بہت سن لی تیری بکواس ، اس سے اچھا میں ہی تجھے

یہاں سے دھکا دے دیتی ہوں سارے کالج کی لڑکیاں تجھ سے تنگ ہیں----"

ماہ روح کو پہاڑی سے نیچے گرانے کی کوشش کرتی وہ اپنے اندر موجود نفرت عیاں کر رہی تھی---

چھوڑو مجھے کیا پاگل ہوگئ ہو تم ،کونسا دورہ پڑا ھے آج تمہیں علاج "

کرواؤ اپنا بہن اب اس میں میرا کیا قصور اگر سبھی ٹیچرز مجھے پسند کرتے

ہیں ،کیوٹ خوبصورت لوگوں کو ہمیشہ سراہا ہی جاتا ھے تم جیسی بدشکل

لڑکیاں مجھ سے کیوں جلتی ہیں ، سر دیوار میں دے مارو اتنی ہی بے زار

"ھو تو----

ماہی نے مزید اسے تاؤ دلوانے والی بات کی وہ تو مانو مرنے مارنے پر

تل گئی ، ایک جھٹکے سے ماہ روح کے بالوں کو غصے سے کھینچتی وہ چیخنے

لگی ، درد کی شدت اتنی زیادہ تھی جو ماہ روح کے لبوں سے مدد کی پکارتی

لگاتے صاف محسوس ہوئی تب کب سے شوکڈ کھڑی منت ہوش میں آتی

بھاگ کر ماہی کی مدد کرنے لگی وہ مسلسل شازمہ کے ھاتھوں کو ماہی

کے بالوں سے دور کرنے میں مصروف تھی وہیں اپنے کام میں

مداخلت ہوتے دیکھ شازمہ نے زور سے منت کو دھکا دیا۔۔۔۔

وار اتنا زور کا تھا جس کے باعث منت پاس پڑے پتھر پر گر پڑی اس

پتھر کا ٹکراؤ اس کے سر کے ساتھ ہوا دیکھتے ہی دیکھتے اس زخم میں

سے خون بہنا شروع ہو گیا ساتھ ہی اپنے حواس بھلائے منت بے

ہوش ہو گئ----

ماہی نے جب یہ منظر دیکھا تو صدمے سے آنکھیں پھیلائے شازمہ کو

دھکا دے کے خود سے دور کرنے کے بعد ایک کس کر طماچہ اسکے گال

پر رسید کرتی وہ منت کی جانب بڑھنے لگی کہ اچانک اسے اپنی ٹیچر کے ساتھ سبھی لڑکیاں وہاں آتی دیکھائی دیں آخر میں ماہی کا شازمہ کو مارا گیا تھپڑ بھی وہ دیکھ چکی تھیں----

یہ کیا کر رہی ہو تم ماہی----؟؟؟ "

میڈم کو باقی لڑکیوں کے ساتھ دیکھ شازمہ روتے ہوئے ان کے پاس

چلی گئ----

"میم دیکھیں اس پاگل لڑکی کی حرکتیں یہ مکمل سائیکو ہو چکی ھے ،

اس لڑکی کی جان لینے کی کوشش کر رہی تھی یہ میں نے بچانے کے

لیے جب مدد کرنی چاہی تو الٹا مجھے بھی مارنا پیٹنا شروع ہو گئ ، اس کا

دماغی توازن مکمل خراب ہو گیا ھے ، خونی بن چکی ہے یہ----"

رو رو کر ڈرامہ کرتی وہ ماہ روح پر سارا الزام دھر چکی تھی۔۔۔۔

" او شٹ منت ، کیا کر دیا تم نے ، ماہ روح تم کیا پاگل ہو گئی ہو ،

منت تم ٹھیک تو ہو۔۔۔۔؟؟؟

میڈم بھاگ کر منت کے قریب جاتے اسے ہوش دلانے کی کوشش

میں مصروف تیزی سے بہتے خون کو دیکھ کر ماہ روح کو اس کی مجرم

سمجھنے لگیں۔۔۔۔

"میم جیسا آپ سوچ رہی ہیں ویسا کچھ بھی نہیں ہے یہ عورت مجھے

مارنے کی کوشش کر رہی تھی تب منت میری مدد کرنے لگی جس پر

For more visit (exponovels.com)

اس نے اسے دھکا دیا اور وہ بچاری پھتر پر گر گئی اس وجہ سے یہ چوٹ

"لگ ھے منت کو۔۔۔۔

منت تم ٹھیک ہو نا۔۔۔۔؟؟؟"

میڈم کو حقیقت بتاتے ماہ روح آگے کو بڑھ منت سے سوال کرنے لگی

جو حواس کھوئے ھوئی تھی ورنہ اصل حقیقت کیا ھے ابھی سب کو

معلوم ہو جاتی ، اس کی بے ہوشی کا ہی تو فائیدہ اٹھاتے شازمہ جھوٹ پر جھوٹ کا سہارے لیے جا رہی تھی----

میڈم آپ نے دیکھا تو ہے ابھی کون کسے مار رہا تھا یہ سائیکو بچاری " اس لڑکی منت کی جان لینے کی کوشش کر رہی تھی میں تو اسے بچانے کے لیے یہاں آئی---"

For more visit (exponovels.com)

"اے کیا بکواس کرے جا رہی ہو ، منہ بند رکھو اپنا ورنہ اب کوئی لحاظ

نہیں کروں گی میں ، توڑ دوں گی تمہارا یہ منہ جہاں سے جھوٹ بول رہی

ہو----"

"میم جلدی سے منت کو ہوسپیٹل لے کر چلتے ہیں پلیز پھر وہی

بتائے گی حقیقت ہے کیا----"

شازمہ کو اس کی اوقات واضح کرتی وہ منت کے لیے فکر مندی سے

بولی----

شٹ اپ ماہ دوح بند کرو یہ سب ، تم یہاں پر منت کے ساتھ کر "

ہی کیا رہی تھی بتاؤ زرہ ، اور تم تو ایسے صفائی دے رہی ہو اپنی جیسے ہم

تمہیں جانتے نہیں ہیں ، کالج میں تقریبا روز ہی تمہاری لڑکیوں سے لڑائی

ہوتی ہے جن کی کملپیز سن سن کر پک گئے ھیں ہم ، مگر یہاں پر تو حد

ہی پار کر دی تم نے جان لینی چاہی منت کی ، اب بس پہلے تو دو مرتبہ

تمہیں کالج سے نکالتے نکالتے ہم رک گئے تھے لیکن اب تمہیں میں

ایک منٹ بھی کالج میں نہیں رہنے دوں گی ، لڑکیوں جلدی سے منت

"کو لے کر چلو ، ماہ دوح کو سزا بعد میں ملے گی اور ضرور ملے گی----

منت کو میڈم لڑکیوں کے ساتھ اٹھا کر اپنے ساتھ لے گئیں اور بس

میں بیٹھ وہ سبھی ہوسپیٹل کی جانب روانہ ہو گئے ماہ روح بھی خاموشی

سے بیٹھ گئی تھی ان کے ساتھ ، وہ جو بے قصور تھی اب کسی نا کسی

حد تک خود کو قصوروار تصور کرنے لگی اس کی بدولت اب منت کو وہ

چوٹ لگ گئی۔۔۔

ہوسپیٹل آتے ہی فوراً منت کو اس کے اندر لیجایا گیا تھا سٹریچر پر اسکا

وجود لیٹائے اسے آپریشن تھیٹر میں لے گئے ،نرسز اور ڈاکٹر بھی بھاگ

For more visit (exponovels.com)

کر اس کے علاج میں جٹ گئے تھے ، بھاری قدموں اور اداس دل کے

ساتھ ماہ روح بھی کوریڈور میں باقی سبھی کے پاس کھڑی منت کے

ہوش میں آنے کا انتظار کرنے لگی دل ہی دل میں وہ اس کے لیے دعا

گو تھی----

اس سے کچھ دور فاصلے پر منت کی کزن نبیلہ میڈم سے کافی فکرمندی

سے کسی بات پر زیر بحث تھی جسے سنتے ہی ان کے چہرے کے

تاثرات بدلے اور پریشانی کے علاؤہ خوف در آیا تھا چونکتے ہوئے ان کی نظروں کا رخ دور دیوار کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی ماہ روح کی طرف ہو گیا وہ مسلسل اسے دیکھتیں نبیلہ کی بات سن رہی تھیں۔۔۔۔

جبکہ ان سب سے انجان ماہ روح خود کو سمجھانے کی جدوجہد میں مصروف خود کو پر سکون کرنا چاہتی تھی جس میں بری طرح ناکامی کا سامنا کرنا پڑا اسے۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

ایک مرتبہ منت کو ہوش آ جائے پھر وہ سبھی کو حقیقت سے "

"روشناس کروا دے گی مجھے پتہ نہیں سمجھ کیا لی ان لوگوں نے----

مضبوطی سے آنکھیں میچے وہ ہلکا سا بڑبڑاتی خود سے مخاطب تھی اسے تو

، میڈم کی موجودگی کا بھی علم نا ھوا جو اب اسکے پاس چلی آئی تھیں

اپنے نام کی پکار پر وہ چونکتی ھوئی آنکھیں وا کیے انھیں دیکھنے لگی----

"ماہ روح بات سنو میری دھیان سے ، ہمیں نہیں معلوم تم نے یہ

سب جان بوجھ کر کیا یا غلطی سے ہو گیا ، یہ کوئی حادثہ تھا یا سوچی

سمجھی سازش کچھ نہیں جانتے ہم ، لیکن تم اب یہاں سے چلی جاؤ

واپس اپنے گھر----"

اپنی میڈم کا دیا گیا حکم اس کی پیشانی پر شکنیں ڈالنے کا باعث بنا---

میم میں نے کچھ بھی نہیں کیا ، نہیں ہوں میں گنہگار پھر کیوں میں "

واپس گھر جاؤ اپنے ، منت کو ایک مرتبہ ہوش آنے دیں وہ بتا دے گی

"سب کو حقیقت کیا ھے----

آنکھیں بڑی کیے حیرانگی سے ان کو دیکھتی وہ اپنی صفائی پیش کرنے لگی

جس میں بلآخر اس وقت میڈم کو کوئی انٹرسٹ نہیں تھا---

تم سمجھ کیوں نہیں رہی بات کو ، جانتی بھی ہو کچھ اس لڑکی منت کی "

"کزن نبیلہ مجھ سے کیا کہہ رہی تھی----

کیا میم----؟؟؟ "

حیران ہوتے ماہی نے آگے سے سوال کر دیا میڈم کے چہرے کا خوف

وہ باخوبی محسوس کر پا رہی تھی----

بے وقوف لڑکی ڈاکٹر کا کہنا ہے سر پر کافی بری چوٹ لگی ہے منت "

، کے انٹرنل بلیڈنگ ھونا شروع ہوگئ تھی ، حالت کافی بدتر ھے اس کی

یہی باتیں سن نبیلہ نے مجھے کہا اگر منت کے فیونسے اور گھر والوں کو

For more visit (exponovels.com)

معلوم ہو گیا اسکی حالت کا جس کی ذمہ دار تم ہو تو وہ چھوڑے گا نہیں

"تمہیں---

انکی خوف کے عالم میں کہی گئی بات ماہی کو بھڑکا ہی تو گئی تھی----

کیا میم ، کیوں کرے گا وہ ایسے ، کوئی بہت بڑا غنڈہ ہے کیا وہ جو "

مجھے کچھ کر بھی دے گا اتنا آسان نہیں یہ کام ، میں بھی کوئی ایری

گیری نہیں ہوں مغلوں کی بیٹی ہوں مغلوں کی، ایسا کچھ سوچنا بھی

"بھاری پڑ سکتا اس پر----

خود پر اترتے ہوئے اس نے اپنی حیثیت واضح کرنی چاہی جس پر سر

پکڑے میڈم تو ابھی کچھ کہنے کا ارداہ ہی رکھتی تھیں اس سے پہلے ہی

نبیلہ جو ان سے کچھ فاصلے اختیار کیے کھڑی تھی اب انکی سمت چلی آئی

اگلے ہی پل بازو سے کھینچتے ہوئے ماہ روح کو اپنی سمت کرتے وہ اسے گھورنے لگی----

"تم کیا پاگل ہو سمجھ نہیں پا رہی کچھ، دماغ گھاس چرنے گیا تھا جو ایسا جرم کر بیٹھی، سبھی لڑکیوں نے منت سے دوری اختیار کرنے میں ہی عافیت جانی وہ با خبر تھیں اس کا فیونسے کیا چیز ہے خوف تھا ان سبھی کو اس کا، لیکن تم پھر بھی اس کے ساتھ بس میں چپکی بیٹھی

For more visit (exponovels.com)

رہی اور اب یہ کر دیا اسکی جان خطرے میں ڈال دی ، سمجھو بات کو

اس کے فیونسے نے یہ جاننے کی ہرگز زحمت نہیں کرنی تمہاری غلطی

تھی یا نہیں وہ بس بدلا لے گا ، سمجھ رہی ہو کچھ دماغ کی کھڑکیاں کھول

کر ، غنڈہ ہے وہ غنڈہ بہت بڑا ، پاگل ہے منت کی محبت میں اس کی

جان سے بڑھ کر منت عزیز ھے اسکو ، تمہیں معلوم بھی ہے ابھی

ابھی کچھ دن پہلے منت کو کسی لڑکے نے پرپوز کر دیا تھا تب اس نے

کیا حشر کیا اس لڑکے کا ، سب دیکھ کر ہی توبہ توبہ کی گردان لگانے لگے

تھے تو اب تو منت کی جان پر بن آئی ھے جس کی قصور وار تم ھو تو

"سوچو وہ کیا کچھ کرے گا تمہارے ساتھ۔۔۔۔

ماہی نیبلہ کی بات پر حیران تھی کہ وہ کیا بولے جا رہی ھے کچھ سمجھ

نہیں آ رھا تھا اسے۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

"میں نے آنٹی انکل)منت کے والدین (کو بتا دیا ہے تو اب تک

شاید انھوں نے میر بھائی کو باخبر کر دیا ھو ، وہ آ رہے ہوں گے سیدھا

ادھر ہی ، پلیز چلی جاؤ یہاں سے ہم سب لڑکیاں تمہارا ذکر تک نہیں

کریں گی تم یہاں آئی بھی تھی یہ بھی ان کو معلوم نہیں ھو گا مت

ڈالو اپنی جان خطرے میں، پلیز جاؤ---"

اس وقت نبیلہ کی آنکھوں میں در آیا خوف دیکھ ماہی کے اوسان خطا ہو

نے لگے وہ بری طرح خوفزدہ ہو چکی تھی مگر ہمت ہارنا سیکھا نہیں تھا

اس نے کبھی۔۔۔

میرا تو کوئی قصور نہیں ان سب میں پھر وہ میرے ساتھ کچھ برا کیوں "

کرے گا۔۔۔؟؟؟

اپنے خشک لبوں کو تر کرتی وہ پھر سے بولی----

"عقل سے کام لو پاگل لڑکی ، جب تک منت کو ہوش نہیں آتا تب

تک تو پتہ نہیں وہ تمہارے ساتھ کیا کیا کر دے اتنی سی بات سمجھ

نہیں آ رہی کیا تمہیں ، اب آگے تمہاری مرضی جو کرنا ہے کرو میرا کام تھا

تمہیں آگاہ کرنا ، خود کو بچا سکتی ہو تو بچا لو میر بھائی سے----"

For more visit (exponovels.com)

ماہ روح پر غصے ہوتی وہ اتنا کہہ میڈم کو چلنے کا اشارہ کرتی وہاں سے دور
چلی گئ جبکہ ماہ روح کو وہ گہری سوچ میں مبتلا کر گئی تھی کافی دیر تک
اپنی ہی سوچوں سے جنگ کرتی وہ ایک فیصلہ کر کے گہری سانس بھرتی
میڈم کی سمت قدم اٹھانے لگی۔۔۔

"میم پلیز مجھے ٹکٹ کروا دیں واپسی کی۔۔۔ "

"ٹھیک ہے میں ابھی کروا دیتی ہوں۔۔۔۔"

اتنا کہہ میڈم فوراً موبائل نکالے کسی کو کال کرنے لگیں ، ماہ روح ان کے چہرے کو دیکھتی جواب کی طلبگار تھی ، کال بند ہوتے ہی انھوں نے اسے اپنا سامان ہوٹل سے لے کر بس اسٹینڈ جانے کا حکم دے دیا ، سر اثبات میں ہلاتی شکریہ بول وہ ہوسپیٹل سے باہر نکلی اور رکشے میں بیٹھ واپس ہوٹل آگئی۔۔۔۔

یہ بھی کرم تھا اس پر اللہ کا جو ایک نظر دیکھی کوئی بھی چیز وہ بھول نا پاتی ہوٹل کا نام بھی اسی وجہ سے یاد رہ گیا اس کو جو اب معاون ثابت ہوا ، رکشے والے کو انتظار کرنے کا کہتی وہ تیزی سے ہوٹل میں گھس گئی اور اپنا سامان لے کر واپس رکشے میں بیٹھ کر بس اسٹینڈ پہنچ گئی۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

جیب سے پیسے نکال اس نے رکشے والے کو دیے اور اپنا سامان گھسیٹی

بس کے قریب چلی آئی اسے دیکھ کنڈکٹر سامان اٹھا کر بس کی چھت پر

رکھنے لگا اور وہ بجھے دل کے ساتھ بس میں سوار ہو گئی۔۔۔۔

" حد ہوتی ہے یار اتنا کوئی بد قسمت کیسے ہو سکتا ھے ، سوچا تھا اب کی

مرتبہ میری لائف ہی ٹوٹل بدل جائے گی مجھے میرا فیوچر ہسبنڈ مل جائے

گا ، سکون کی زندگی گزاروں گی میں ، مگر سب برباد ہو گیا ، ملا بھی تو کیا

بے فضول کا الزام ، سمجھ رہے ھیں پاگل ھو گئی ھوں میں دماغ چل گیا ھے جو کسی کی بھی جان لینے کا شوق پالوں گی ، منت ہوش میں آ جائے گی اور حقیقت بتائے ان سبھی کو پھر یہی سب مجھ سے معافی مانگنے میرے گھر پر آئیں گے تب پھر میں انہیں بتاؤں گی کسی کو ہرٹ کرنے کا انجام کیا ھوتا ھے----"

خود سے بڑبڑاتی ہوئی وہ واپسی کا سفر طے کرنے لگی اس وقت شام

کے گہرے سائے پھیل رہے تھے ، اس کا دل اس بے فضول کے

الزام پر مرجھا سا گیا تھا وہ ایسی تو نا تھی جو اس وقت ہو گئی تھی ، وہ تو

زندگی کا ہر پل انجوائے کرنے والوں میں سے تھی مگر کچھ باتیں واقعی

میں انسان کو بھی ہرٹ کر دیتی ھیں جیسے اس وقت ماہ روح کو۔۔۔

کچھ گھنٹوں کی مسافت بعد وہ واپس اپنے شہر گجرانوالہ پہنچ گئی بس اسٹینڈ پر اتر اپنا سامان لیے اسنے رکشہ روکا اور اس میں بیٹھ اپنے گھر واپس پہنچ گئی----

صبح کے چار بجے جس وقت عام طور پر ہر کوئی نیند کے مزے لوٹ رہا ہوتا ھے وہ با مشکل اپنا سامانِ کھینچتی گھر کے دروازے تک پہنچی اور زور زور سے دروازہ کھٹکھٹانا شروع کر دیا----

دروازے پر دستک سن آہان نے)جو پانی پینے اٹھا تھا (منہ بنائے

دروازے کے قریب جا کر کھٹک سے اسے کھول دیا مگر اپنے سامنے موجود

ماہ روح کو دیکھ وہ فوراً اپنی آنکھوں کو مسلنے لگا۔۔۔۔

تم کیا کر رہی ہو ادھر ، اتنی مشکل سے تو گئی تھی اتنی جلدی واپس "

کیسے لوٹ آئی۔۔۔۔؟؟؟

For more visit (exponovels.com)

"ہانی کے بچے پہلے تجھے کتنی مرتبہ کہوں ایک ہی بات ، کون پوچھ کر

دروازہ کھولتے ہیں ایڈیٹ----"

اس کی بات کو نظر انداز کرتی وہ اپنے ھاتھ سے ایک چت اس کے سر

پر رسید کرتی گھر کے اندر داخل ھوئی اور ساتھ ہی آہان کو اپنا سامان گھر

کے اندر لانے کا اشارہ کیا---

ماما کہاں ہیں مجھے بہت ضروری بات کرنی ہے ان سے۔۔۔۔؟؟؟ "

با مشکل ان سبھی بیگز کو کھینچ کر گھر میں لاتے آہان کو پلٹ کر دیکھتی وہ سوال گو تھی۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

چپ چاپ سو جاؤ ، جو بات کرنی ہے صبح کر لینا ، ماما اور بابا سو رہے "

"ہیں انھیں ڈسٹرب مت کرو۔۔۔۔

تو کیا ہو گیا میری زندگی کا سوال ہے اس سے بڑھ کر تو نہیں "

"کچھ۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

آہان کی بات پر اسے جھڑکتی وہ اونچی آواز میں پریشے بیگم کو پکارتی ہوئی

صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی ٹھیک کچھ دیر بعد کمرے کا

دروازہ کھلا اور پریشے بیگم باہر نکلیں--

کیا ہوا کون---؟؟؟ "

For more visit (exponovels.com)

ان کی بات منہ میں ہی دم توڑ گئی تھی یوں اچانک اپنے سامنے ماہ روح کو دیکھ کر----

بیٹا تم اتنی جلدی واپس کیسے آگئی ، سب خیریت تو ھے----؟؟؟ "

چونکتے ہوئے وہ اس کے قریب ہوتیں سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگیں----

"کیا بتاؤں اب آپکو ماما میں ، کیا کیا ہو چکا ھے میرے ساتھ---- "

ابھی وہ اصل بات کی جانب آئی بھی نا تھی جبکہ آہان اس کے سامنے صوفے پر بیٹھ بات سننے کا انتظار کرنے لگا تب غصے سے ماہ روح نے ھاتھ اٹھائے اسے وہاں سے جانے کا اشارہ کیا وہ ہر بات صرف پریشے

بیگم سے شئیر کیا کرتی اب بھی صرف انھی کو بتانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

ویسے تو نیند سے جھول رہا ہے یہ نمونہ ، لیکن بات پھر بھی سننی ہے ، اب جا یہاں سے سو جا واپس۔۔۔۔"

"کیا یار میرے سامنے بتا دوں گی تو کیا ہو جائے گا۔۔۔ "

منہ ہی منہ میں بڑبڑاتا وہ اپنے کمرے میں چلا گیا تب ماہ روح پریشے

بیگم کا ھاتھ تھامے)جو اسکے قریب صوفے پر بیٹھ چکی تھیں (انکو

ساری بات بتانے لگی ایک ایک لفظ سے آگاہ کیا اس نے انھیں ، وہیں

یہ واردات سن پریشے بیگم نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا اور پھر محبت

سے اس کی پیشانی چومی----

For more visit (exponovels.com)

"اچھا کیا بیٹے جو تم واپس گھر آگئ اب وہاں جو بھی ہو یا جو اب ہو گا

، ہمیں کیا لینا دینا ان باتوں سے ، وہ جو بھی ہے کر بھی کیا لے گا

ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا وہ کیونکہ اللہ سب جانتا ہے گنہگار کون ہے وہ

سزا بھی اسے ہی تجویز کرے گا ، تمہیں پریشان ہونے یا گھبرانے کی

قطعی کوئی ضرورت نہیں ، ویسے بھی ان سب میں تمہارا تو کوئی قصور

نہیں ہے جس کا پچھتاوا ہو تمہیں ، منت کو جب ہوش آئے گا وہ سب

سچ بتا دے گی ، خبر دار اگر تم ڈری یا پریشان ہوئی----"

For more visit (exponovels.com)

"جی ماما۔۔۔۔ "

پریشے بیگم کے سمجھانے پر وہ آہستہ سے حامی بھرتی پھر سے انھیں خود میں بھینچ چکی تھی۔۔۔

"چلو اٹھو اب تھک گئ ہو گی اتنا سفر کر کے ، جا کر فریش ہو جاؤ اور

آرام کروں، مجھے اپنی بچی کے چہرے پر وہی رونق دیکھنی ھے سمجھ رہی

ہو ماہی---"

ماہ روح کو خود سے الگ کر وہ اس کے چہرے کو ھاتھوں کے پیالے

میں لیے مسکرا کر بولیں ان کی خوبصورت مسکراہٹ دیکھ وہ بھی مسکرا

پڑی تھی----

For more visit (exponovels.com)

"جی ماما، ٹھیک ہے۔۔۔۔ "

سر اثبات میں ہلاتی وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں گھس گئی جبکہ پریشے

بیگم کو اپنی لاڈلی کی فکر لاحق ہونے لگی تھی۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

"چالا لو کہاں ہو تم کب سے ویٹ کر رہا ہوں یار میں ، پوپ کارن کھا کھا کر ویسے ہی موٹا ہو چکا ہوں اور آدھی مووی بھی گزر چکی ہے حد کرتی ہو یار تم بھی----"

For more visit (exponovels.com)

استنبول کے مشہور سینیما ہال میں بیٹھا وہ موبائل اپنے کال سے لگا کر
کسی سے محو گفتگو تھا اس وقت اس کے علاوہ اور کوئی وجود موجود نا تھا
یہاں پورا ہال آج کے لیے بک کروایا تھا اس نے وجہ اپنی محبت کے
ساتھ تنہائی میں کچھ یادیں سمیٹنا تھی----

For more visit (exponovels.com)

استنبول کی معروف ایڈورٹائزنگ کمپنی کا اکلوتا مالک جان عالم اپنی

قابلیت کی بدولت 28 سال کی عمر میں ہی اپنا نام آپ منوا چکا تھا اس

کے ڈیشنگ لک کی بدولت بہت سی لڑکیاں اس پر دل ہار دیتیں مگر

وہ ایک ہی لڑکی کا دیوانہ تھا جس کے انتظار میں اب یہاں خوار ہو رہا

تھا وہ۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

چہرے پر بے زاریت واضح تھی اس کے جو طویل انتظار کے سبب تھی

مگر کچھ کچھ محبت کا عنصر بھی تھا اس میں جس سے دوسری سمت

موجود وجود کی حیثیت واضح ہوتی-----

" جان کیا ہو گیا ہے تم تو پیچھے ہی پڑ جاتے ہو، پہنچ گئ ہوں میں،

ایک تو تمہارے یہ شوق بھی عجیب ہیں اگر مووی ہی دیکھنی تھی تو گھر

پر دیکھ لیتے یہاں سینما میں آنے کی کیا ضرورت تھی---"

فون پر بات کرتی ہوئی وہ پاؤں کے آگے پاؤں رکھتی ہال میں داخل ہوئی

، ھائی ہیل کی ٹک ٹک کی آواز سن وہ سمجھ چکا تھا کون ھو سکتا ھے ،

جھٹ سے کھڑے ھوتے وہ پلٹ کر اسے مسکرا کر دیکھنے لگا اور آگے کو

بڑھ مضبوطی سے اسے خود میں بھینچ لیا----

یو آر رائٹ ، ہم گھر پر بھی دیکھ سکتے تھے کوئی موووی بٹ یہاں پر "

اپنی محبت کے ساتھ مل کر کوئی مووی دیکھنے کا مزہ ہی کچھ اور ہوتا ہے

واقف تو ہو تم میرے شوق اور مزاخ سے ، بیٹھو اب اور پلیز یار اپنے

اس موباٸل کی دنیا سے باہر نکل کر کچھ ٹائم مجھ پر اور اس فلم پر فوکس

"کر لو----

For more visit (exponovels.com)

چالا کا ھاتھ پکڑے اسے سیٹ پر بیٹھا کر وہ خود بیٹھتے ہی اس کا موبائل

چھین پر اپنی جیب میں ڈال چکا تھا ، زیر لگتا تھا آجکل اس کو اپنی

محبت کا یہ موبائل جو اس سے زیادہ وقت گزارتا چالا کے ساتھ ، ایک

عجیب سی جلن محسوس کرتا وہ اس بے جان چیز سے بھی----

" یہ ، ھو تمہارے پاس ہی تو بیٹھی ھوں اتنا اور ری ایکٹ کیوں کر رہے

کیا بدتمیزی ھے جان میرا موبائل واپس دو ابھی مجھے بہت ضروری کام

For more visit (exponovels.com)

ھے بزی ھوتی ھوں میں ، کپڑوں کا ڈیزائن میری اسسٹنٹ سینڈ کرنے

"والی ہے مجھے جو سلیکٹ کر کے بتانا ہے اس وقت----

آنکھیں بڑی کیے وہ اسے گھورتی اپنا موبائل واپس مانگ رہی تھی جسے

دینے کا جان کا کوئی ارادہ نہیں تھا----

For more visit (exponovels.com)

"یار کتنی مرتبہ کہوں ایک ہی بات تمہیں جتنا وقت بھی تم میرے

ساتھ گزارا کرو تب خود بھی میرے پاس ہی ہوا کرو لیکن نہیں بظاہر

تمہارا وجود تو بے شک میرے پاس ہوتا ہے لیکن تم مینٹلی طور پر خود

پتہ نہیں کہاں گم رہتی ہو ، یار کام مجھے بھی بہت ہوتے ہیں لیکن پھر

بھی میں تمہارے لیے وقت نکالتا ہوں اپنے دلی سکون کی خاطر مگر تم ہو

جو آدھا گھنٹہ بھی مجھے اپنا دے نہیں سکتی----"

For more visit (exponovels.com)

اوکے اوکے اب یہ میلو ڈرامہ مت شروع کر دینا پلیز ، ٹھیک ہے "

"نہیں مانگتی موبائل ، دیکھ رہی ہوں یہ مووی میں---

چہرے کے زاویے بناتی وہ اپنا فوکس مووی کی جانب کیے اسے دیکھنے لگی اس کی اتنی سی توجہ ہی کتنا خوش کر گئی تھی جانِ عالم کو جو اب محبت بھری نظروں سے اسے دیکھتا چالا کے ہاتھ کو پکڑے اپنے ہونٹوں کے قریب لاتے انہیں چوم کر تھینک یو کہنے لگا---

"چالا لو اب اپنی دنیا کی سب سے قیمتی مسکراہٹ تو دے دو جسے دیکھ
کر مجھے خوشی اور سکون ملتا ہے"----

اپنے ھاتھوں کی انگلیوں میں اس کی آنگیاں پھنساتے وہ اس کے سنجیدہ
چہرے کو دیکھتا ننھی سی خواہش کر گیا تھا----

"رہنے دو جان مووی کی طرف فوکس کرو اپنا۔۔۔۔ "

سنجیدگی سے مووی کو دیکھتی وہ اسے انکار کر گئی۔۔۔

"دس از ناٹ فیئر یار میں مووی دیکھنے کے لیے بھی یہاں پر کیوں آیا ہوں تاکہ ہم انجوائے کر سکیں کچھ پل کے تنہائی کے سمیٹ سکیں ،

لیکن تم تو مجھے فراموش کیے سیریس ہو کر صرف مووی ہی دیکھے جا رہی

"ہو----

تو اور کیا کروں میں ، جان تم کبھی خوش بھی ہو جایا کرو میں کام پر "

آجکل اتنا فوکس کیوں کرنے لگی ہوں کیونکہ تمہارے اور اپنے فیوچر کو

"بہت برائٹ بنانے کا ارداہ رکھتی ھوں میں----

غصیلی نظروں کا رخ اب جان کی جانب کیے وہ پھٹ ہی تو پڑی

تھی---

" تو چالا میں ہوں یار ، الحمدللہ بہت بڑی کمپنی کا مالک ہوں تو پھر تم

کیوں کام کروگی کب سے کہہ رہا ہوں شادی کر لیتے ہیں لیکن تم خود

ہی نہیں کرنا چاہتی ہو ابھی شادی جس وجہ سے مجھے بھی صبر کرنا پڑ رہا

ھے----"

اس کی نظروں میں دیکھتے وہ شکوہ کر بیٹھا۔۔۔

" تو وہ تم کما رہے ہو جان میں نہیں بزنس تمہارا ھے جس کا فائیدہ بھی تمہیں ہو گا ، اب کوئی عام سی لڑکی تو ہوں نہیں میں جو اپنی ضرورت کے لیے تمہارے آگے ہاتھ پھیلایا کرے مجھے کیا کرنا ھے بہت اچھے سے جانتی ہوں۔۔۔۔"

آنکھیں گھاتی وہ ناجانے کیا واضح کرنا چاہتی تھی جبکہ اس کی باتیں جانِ عالم کو حیران کر گئیں---

"یار کہہ کیا رہی ہو تم ، سوچتی کیا رہتی ہو ، جب ہماری شادی ہو جائے گی تو میری ہر چیز پر تمہارا آدھا حق ہو گا تو پھر اس میں ہاتھ پھیلانے کی بات کہاں سے آ گئی----"

"اب اس بات پر کوئی بحث مت شروع کر دینا تم ، پلیز جان خاموش رهو اور مووی دیکھو۔۔۔۔"

پھر سے نظروں کا رخ مووی کی جانب کیے وہ اس سے گویا ھوئی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے یار ، یہ لو پاپ کورن تو کھا لو۔۔۔ "

"نو پلیز ایسی چیزیں مجھے ایریٹیٹ کرتی ھیں ، خود ہی کھا لو تم۔۔۔۔ "

چالاکی باتوں پر لب بھینچتا وہ خود پاپ کارن منہ میں ڈالے اسی کی طرف دیوانہ وار دیکھنے لگا جو شدید بے زاریت چہرے پر لائے مارے باندھے مووی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

رات کے 4 بجے کا وقت تھا جب اسلام آباد کے مشہور ہوسپیٹل کی حدود میں آگے پیچھے ایک درجن کے قریب مہنگی سیاہ گاڑیاں داخل ہوئیں ، اس وقت سنسان ایریا میں خاموشی کو چیرنے کا سبب انھی گاڑیوں کی آواز تھی----

For more visit (exponovels.com)

ایک جھٹکے کے ساتھ آگے پیچھے وہ سبھی گاڑیاں تک گئی افراتفری میں

گاڑیوں کا دروازہ کھول سیاہ کپڑوں میں ملبوس اونچے لمبے کسرتی وجود کے

حامل گارڈز باہر نکلتے لپک کر ان سبھی کے درمیان رکی واحد سفید رنگ کی

گاڑی کے قریب ہوئے وہ دروازہ کھول کر نظریں جھکائے تابیداری کا

مظاہرہ کرنے لگے۔۔۔۔

اگلے ہی پل سیاہ قیمتی کسی جانور کی کھال کے بنے جوتے پہننے ایک
شخص نے ہوسپیٹل کی سر زمین پر اپنا قدم رکھا اور پھر گاڑی سے باہر
نکل اپنی پراسرار سی شخصیت کے ساتھ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوسپیٹل
کے داخلی دروازے کی جانب بڑھنے لگا۔۔۔

اسے قدم اٹھاتے دیکھ سبھی گارڈز بھی اس کے پیچھے ہی لپکے تھے شاہ
میر اردگرد کا جائزہ لیتے اپنے باڈی گاڈرز سمیت ہوسپیٹل میں گھستے ہی

کوریڈور میں کھرے ڈاکٹر جو نرس سے کسی بات پر بحث کر رھے تھے ان

کے سمت بڑھا اور ایک جھٹکے سے ڈاکٹر کا گریبان اپنی مضبوط سخت

مٹھی میں دبوچ کر رخ موڑے خود کے مقابل کھڑا کرتے اس کی حیرت

زدہ نظروں میں اپنی وحشت زدہ نظریں گاڑھے گھورنے لگا۔۔۔

کہاں ہے میری منت ، بول۔۔۔؟؟؟ "

For more visit (exponovels.com)

ایک گرجدار آواز پورے ھوسپیٹل میں گونج اٹھی تھی اس آواز سے اس

کے غضب کا اندازہ لگایا جا سکتا تھا۔۔۔۔

"س۔۔۔س۔۔۔سسر کون ہیں آپ ، یہ کیا حرکت ھے ہوسپیٹل میں

آکر آپ ایسے ہمارے ساتھ بدتمیزی نہیں کر سکتے۔۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

اپنے کانپتے لہجے کو قابو کرتے ڈاکٹر نے شاہ میر کو اس کی غلطی کا

احساس کروانا چاہا----

او رئیلی میں تو اور بھی بہت کچھ کر سکتا ہوں ، کون روکے گا "

مجھے---؟؟؟

ایک جھٹکے کے ساتھ ڈاکٹر کا گریبان چھوڑ وہ اپنی جیکٹ میں ھاتھ

ڈالے جھٹ سے بندوق نکال کر ڈاکٹر کی طرف نشانہ باندھتے اس سے

گویا ھوا وہیں اب باقاعدہ ڈاکٹر کانپنا شروع ھو گیا تھا۔۔۔۔

کون ہیں آپ یہ کونسا انداز ھے بات کرنے کا ، کسے ڈھونڈ رہے ہیں "

کچھ بتائیں بھی تو۔۔۔۔؟؟؟

میری منت کہاں ہے----؟؟؟ "

ڈاکٹر کے بامشکل لبوں سے ادا ھوئے الفاظ سن شاہ میر نے دائیں جانب ہلکی سی گردن جھکائے بندوق کا رخ زمین کی جانب کیے سوال کر دیا----

"کون منت ہم کسی منت کو نہیں جانتے---- "

گڑبڑاتے ہوئے ڈاکٹر نے سوچے سمجھے بغیر جواب دے دیا جو شاہ میر کو

خاصا پسند نا آیا۔۔۔۔

"سیریسلی نہیں جانتا تو، منت میری محبت وہی لڑکی جو کچھ گھنٹوں پہلے

ہوسپیٹل میں ایڈمنٹ ہوئی ہے۔۔۔۔"

غصے سے پاگل ہوتے وہ پھر سے ڈاکٹر کا گریبان پکڑے اسے کھینچ کر اپنے قریب کرتا اپنی لہو رنگ آنکھیں اس کے چہرے پر گاڑھ چکا تھا---

"او اچھا سر وہ پیشنٹ ، سوری وہ روم میں نمبر 45 میں ہیں---- "

"تو پہلے نہیں بک سکتا تھا---- "

ڈاکٹر کا جواب ملتے ہی نفرت سے زمین پر دھکا دے کر اس کو گراتے وہ

اپنی شاہانہ چال چلتا بتائے گئے روم کی جانب قدم اٹھانے لگا اس وقت

اسے صرف اپنی محبت کو ایک نظر دیکھنے کی طلب تھی جس وجہ سے

کوریڈور میں موجود سبھی لڑکیوں اور ٹیچر بھی اسکو متوجہ نا کر سکیں جبکہ

نبیلہ شاہ میر کو پہچان کر خوفزدہ ہوتی ٹیچر اور سبھی لڑکیوں کو آگاہ کرنے

لگی اس بات پر باقی سبھی لڑکیاں ڈر کر اس کمرے سے خاصا فاصلہ

اختیار کرنے لگیں جہاں اب شاہ میر گیا تھا۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

میڈم ان سبھی کے قریب ہوتیں ایک گروہ کی شکل میں ان کو اکھٹا کیے سمجھانے میں مصروف ہو گئی تھیں کہ کیا بولنا ھے----

ان سب نے ایک بات پر ہی قائم رہنا ہے کہ منت کے خود گرنے " سے چوٹ لگی ہے اسکو ، اس میں کسی کا کوئی عمل دخل نہیں تھا"----

For more visit (exponovels.com)

سر اثبات میں ہلاتی سبھی لڑکیاں میڈم کی بات پر رضامند ہو گئیں

سوائے شازمہ کے جو کے منت سے انتہا کی جلن رکھتی تھی خود حقیقت

میں اس نے منت کو اس حال میں پہنچایا تھا مگر کوئی ندامت نا تھی

اسے اپنے کیے عمل پر۔۔۔

ایک ٹھوکر دروازے کو ریسد کرتے وہ کمرے میں داخل ہوا ، اس کے

گارڈز سبھی دروازے کے باہر ہی رک گئے تھے شاہ میر کے علاؤہ بھلا

For more visit (exponovels.com)

کس شخص کو اجازت تھی منت کو دیکھنے کی ، نرس اس وقت منت کی ڈرپ تبدیل کر رہی تھیں مگر اس شور کی آواز پر پلٹ کر وہ شاہ میر کو پیشانی پر بل ڈالے دیکھنے لگی----

میری منت کیسی ہے اب-----؟؟؟"

شاہ میر کے سوال پر نرس فوراً منت سے دور ہو گئی----

"سر ہوش نہیں آرہا ہم کوشش کر رہے ہیں شاید کچھ زیادہ ہی گہری

چوٹ لگی ہے ان کے----"

نظریں جھکائے ڈرتے ہوئے نرس نے اسے منت کی کنڈیشن سے با خبر

کیا---

بات سن میری نرس ، منت کو کچھ ہونا نہیں چاہیے ورنہ چھوڑوں گا "

نہیں تم میں سے کسی ایک کو بھی ، ہوا کیا ہے میری منت کے ساتھ

ایسے کیسے اسے چوٹ لگ گئ----؟؟؟

منت کے چہرے کو نرمی سے چھوتے وہ اپنا غصہ دبانے کی سعی میں

مصروف گال بھینچتا سوال گو تھا---

"سر پتہ نہیں شاید کالج ٹریپ تھی یہ ، ان کے ساتھ موجود لڑکیاں اور

ٹیچر انہیں یہاں پر لے کر آئی تھیں آپ جا کر ان سے تفصیل پوچھ

لیں ، مجھے زیادہ علم نہیں----"

"ٹھیک کہا تم نے----"

نرس کی بات سے متفق ہوتا وہ ہلکا سا جھک کر ڈرپ لگے منت کے

ھاتھ کو چومتے کمرے سے باہر نکل گیا اس کے چہرے پر موجود کرب

اس کی دلی کیفیت کو بیان کر رہا تھا اپنی محبت کی تکلیف آخر کہاں

برداشت ہوتی ہے انسان سے۔۔۔۔

"سنو ادھر آؤ سبھی کی سبھی۔۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

غصے سے اونچی آواز میں گھیرا بنائے کھڑی لڑکیاں کو شاہ میر نے اپنے پاس آنے کا حکم دیا جس پر میڈم ان سبھی کو پرسکون ہونے کا اشارہ دیتیں سب کے آگے چلتی ہوئیں شاہ میر کے پاس چلی آئیں چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی باقی لڑکیاں بھی وہاں آگئی تھیں۔۔۔۔

"ہمیں بہت افسوس ھے سر منت کے ساتھ ھوئے اس حادثے پر اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہم نے منع بھی کیا تھا مگر پھر بھی وہ

سیر کے لیے نکل گئ ، ہمیں جیسے ہی معلوم ھوا ہم اس کے پیچھے ہی آئے لیکن تب ہمیں منت دور ایک چوٹی پر دیکھائی دی اس سے پہلے ہم اس کے قریب جا پاتے اچانک اسکا پاؤں پھسل گیا اور پتھر پر سر لگنے سے چوٹ لگ گئ---"

خود اعتمادی سے سنجیدہ چہرے کے ساتھ میڈم نے اپنی بنائی گئی بات شاہ میر کے گوش گزار کر دی جس کا کیا ہی یقین آیا اس کو----

ایسے کیسے چوٹ لگ گئ ، وہ بھی اتنی بری----؟؟؟ "

چیختے ہوئے شاہ میر نے اپنے غصے کو نکالا پورے ہوسپیٹل میں اس کی دھاڑ گونج اٹھی تھی سبھی لڑکیاں سہم کر اپنی بے ترتیب دھڑکنوں کو شمار کرنے لگیں----

For more visit (exponovels.com)

جواب دو ، تم سب سے کچھ پوچھا ھے میں نے ، منت کو چوٹ کیسے "
لگی---؟؟؟

دو قدم آپس میں جڑ کر کھڑی لڑکیوں کی طرف اٹھاتا وہ ان سے حقیقت
سننے کا خواہشمند تھا----

"پتہ نہیں وہ خود ہی گر گئ اور چوٹ لگ گئ اسے--- "

For more visit (exponovels.com)

ان میں سے ایک لڑکی آنکھیں مضبوطی سے موندے جھٹ سے بول

پڑی جس میں باقی کی لڑکیوں نے بھی ہمت جٹاتے ھاں میں ھاں ملا

دی۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

"ٹھیک ہے ، میں اپنی منت کو یہاں پر نہیں رہنے دوں گا غلطی

میری ہی تھی جو اسے اکیلے یہاں بھیج دیا ، ڈاکٹر ڈاکٹر کہاں مر گیا ہے تو

ادھر آ---- ،"

کچھ دیر تک ٹیچر اور لڑکیوں کو مشکوک نظروں سے گھورنے کے بعد شاہ

میر بلند آواز ڈاکٹر کو پکارنے لگا جو بھاگتے ہوئے اسکے قریب آئے----

مجھے اپنی منت کو لاہور کے ہوسپیٹل میں ایڈمٹ کروانا ہے سب "

"انتظام کر۔۔۔۔

ڈاکٹر کو دیکھتے دو ٹوک انداز میں اپنی بات کہہ وہ وہاں سے کچھ فاصلے پر

چلا گیا، تب شازیہ بھی کچھ سوچتی شاہ میر کے پیچھے ہی چپکے سے چلی

آئی جبکہ میڈم باقی لڑکیوں کو پرسکون ہونے کی ہدایت سے نوازنے لگی

تھیں۔۔۔۔

اپنا موبائل نکال کسی کو ہدایت دیتے اچھے ڈاکٹر کا انتظام کرنے کا بولتا جیسے ہی وہ کال کٹ کر کے پلٹا تو اسے شازمہ اپنے تعاقب میں کھڑی دیکھائی دی۔۔۔۔

"سر مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔۔۔"

اس کی بات سن شاہ میر نے خونخوار نظروں سے اسے دیکھا کچھ تو ایسا

تھا اس کی خوفناک نظروں میں جسے دیکھ پہلے تو وہ گھبرائی لیکن پھر ہمت

جتاتے ہوئے شاہ میر سے مخاطب ہوئی۔۔۔۔

"سر منت کو خود چوٹ نہیں لگی اسے کسی نے جان بوجھ کر دھکا دیا

ہے ، یہ حادثہ نہیں تھا بلکہ اس کی جان لینے کی کوشش کی گئی

ھے۔۔۔۔"

"کیا، کیا بکواس کر رہی ہو تم ، اگر یہ بات ہوتی تو پھر وہ سبھی لڑکیاں جھوٹ کیوں بول رہی ہیں---؟؟؟

شازمہ پر چیختے وہ الٹا اس سے سوال کرنے لگا اس کی آواز سن وہاں موجود عروج)ماہ روح کی بیسٹ فرینڈ (کی نظروں کا رخ ان کی جانب ہو گیا---

For more visit (exponovels.com)

"سر وہ سبھی بچا رہی ہیں مجرم کو اس کا دفاع کر رہی ھیں ، لیکن میں جانتی ہوں وہ کون ہے ہمارے ساتھ ہی آئی تھی وہ یہاں مگر پھر آپ کے ڈر سے بھاگ گئ واپس اپنے گھر----"

شازمہ کی کہی گئی بات سن میر کا غصہ ساتویں آسمان پر جا پہنچا---

کون ہے وہ بتا۔۔۔۔؟؟؟ "

زور سے وہ دھاڑا۔۔۔

" ماہ روح نامی لڑکی ہے وہ سر ، پتہ نہیں کیا بن کر دیکھاتی ہے کوئی شے سمجھتی ھے خود کو جلن ہونے لگتی ھے اسکو ہر کسی سے ، اسی لیے بیچاری منت کو بھی اتنے برے طریقے سے دھکا دے دیا یہ تک نا

For more visit (exponovels.com)

سوچا انجام کیا ہو گا ، ابھی تک اسے ہوش نہیں آ رہا سر مجھے تو بہت

افسوس ہو رہا ہے منت کے لیے لیکن میڈم اور باقی لڑکیاں اصلی مجرم

کو بچانے کی کوشش کر رہی ہیں ، مجھے منت کو انصاف دلوانا ہے اس

"لیے آپ کو میں نے بتا دیا آپ چھوڑ یے گا مت ماہ روح کو---

چہرے پر افسوس کے تاثرات سجائے وہ جھوٹ پر جھوٹ بولے جا رہی

تھی جبکہ شاہ میر کی حالت اس وقت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی----

For more visit (exponovels.com)

تو احسان نہیں کیا تو نے ، میں نے خود بھی مکمل تفتیش کرنی تھی "

اور اب کیا یہ سب سوچ رہی ہیں ، اس ماہ روح کو گھر بھیج کر وہاں سے

وہ شاہ میر سے بچ جائے گی ، ایسا ممکن نہیں وار میری محبت پر کیا گیا

ھے اب میں بتاؤں گا میری منت کو چوٹ پہچانے کا کیا انجام ہوتا

ہے----"

شاہ میر کے خطرناک ارادوں کو جان کر شازمہ زیر لب شیطانی ہنسی ہنسنے لگی۔۔۔۔

"اب ماہ روح تو تو گئ۔۔۔۔ "

For more visit (exponovels.com)

دل ہی دل میں وہ ماہ روح کا تصور کرتی خود کو داد دے رہی تھی اس

بات سے بے خبر کے عروج یہ سب باتیں سن چکی ھے جو وہ شاہ میر

سے کر چکی تھی۔۔۔۔

"مجھے یہ بات ماہی کو بتانی ہو گی۔۔۔۔ "

پریشانی سے اپنا موبائل نکالتی وہ ماہ روح کو کال کرنے لگی۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

بھرپور نیند لے کر ماہ روح صبح کے گیارہ بجے اٹھ کر فریش ہونے کے

بعد اپنے کمرے سے باہر نکلنے سے پہلے خود کا موبائل ڈھونڈنے لگی جو

اسے کہیں موجود نا ملا تب غصے سے چیختے کمرے سے نکل کر اس نے

آہان اور ازلان کو آواز دے دی جو لاونج میں صوفوں پر براجمان تھے---

کیا مسلۂ ہے آپی چیخ کیوں رہی ہو----؟؟؟ "

آہان منہ بناتا اس کے چیختے ہوئے گھر کو سر پر اٹھانے کی وجہ دریافت کرنے لگا۔۔۔

" میرا موبائل کہاں ہے نمونوں ، چپ چاپ سے واپس کرو اسے

ورنہ۔۔۔۔"

صوفے کے قریب ہوتی وہ کمر پر ہاتھ رکھے ان سے گویا ہوئی۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

"آپی ہمیں کیا پتہ کونسا ہم لے کر پھرتے ہیں ، جہاں پر آپ نے رکھا

ہو گا جا کر دیکھیں وہیں ھوگا---"

اب کی دفعہ جواب ازلان کی جانب سے دیا گیا تھا----

" میں نے تو اپنے پاس ہی رکھا ہوا تھا اور یہ تم دونوں کی ہی شرارت

ہے بغیر کوئی ڈرامہ کیے اسے واپس کرو ورنہ----"

" آپی کہاں سے ہم واپس کریں یار جب ھے ہی نہیں ، الحمدللہ ہمارے

پاس اپنے موبائل موجود ہیں تو ہم آپ کا کیا کریں گے----؟؟؟

"ٹھیک ہے پھر تم لوگوں کے موبائل ہیں نا ، ایسے تو ایسے صحیح----"

For more visit (exponovels.com)

آہان کے جواب سے چڑتی وہ جھٹ سے اس کا موبائل چھینتے ہوئے

اپنے قبضے میں کر چکی تھی وہیں یہ منظر دیکھ ازلان نے بھاگ جانا بہتر

سمجھا۔۔۔۔

"آپی میرا موبائل واپس کرو یار۔۔۔۔ "

مسکین سی شکل بناتا وہ کھڑا ہوتے ماہ روح سے اپنا موبائل واپس مانگ

رہا تھا۔۔۔

او ہیلو ، میرا موبائل لا کر دو اور لے لو اپنا واپس ، تب تک یہ تو نہیں "

ملنے والا تمہیں کیونکہ میں تو ترکش ڈرامے دیکھے بغیر رہ نہیں سکتی ، ویسے

"گزارہ نہیں ہوتا میرا۔۔۔۔

مسکراتے ہوئے اپنی پلکیں تیزی سے جھپکاتی وہ لاڈ سے بولی---

"آپی دس از ناٹ فیئر پہلے خود اپنا موبائل سنبھال کر رکھ نہیں سکتی ہو

اور پھر میرے پیچھے خوامخواہ میں پڑ جاتی ہو----"

تم دونوں شرارتی لڑکوں کے علاؤہ ہمارے گھر میں اب جن تو رہتے "
هیں نہیں جو میری چیزیں ادھر کر کی اُدھر کر دیتے دیں ، ٹائم ویسٹ کیے
"بغیر جاؤ اور لا کر دو مجھے----

ماہی کی بات پر پاؤں پٹختے آہان وہاں سے چلا گیا سارا گھر ڈھونڈ کر وہ
ٹھیک 2 گھنٹے بعد ماہ روح کا موبائل لیے اسکے پاس آیا---

For more visit (exponovels.com)

"یہ لو ہو جاؤ خوش اب میرا موبائل واپس کرو۔۔۔۔ "

ماہ روح کو اپنے موبائل کو استعمال کرتے دیکھ آہان نے فوراً اس کا

موبائل دیتے اپنا موبائل واپس مانگا۔۔۔۔

"ہاں یہ لو ویسے بھی نیٹ پیکیج ختم ہو گیا ہے۔۔۔۔ "

بے زارگی سے اس کا موبائل صوفے پر رکھتی وہ اپنا موبائل اٹھا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔

کیا آپی آپ ایسے کیسے کر سکتی ہیں اس سے پورے دو دن نکالنے تھے " "میں نے جو کے آپ نے دو گھنٹے میں ختم کر دیا۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

توکیا ہوگیا ویسے بھی تو تم نے وہ فضول سی پب جی پر ہی خرچ کرنا "

"تھا اسے ، اب رونا مت شروع کر دینا پلیز بہت برے لگتے ھو---

زیر لب ھنستی ھوئی وہ اسے گھرے غم میں مبتلا کر کے کچن میں گھس

گئی----

ماما کیا بن رہا ہے---؟؟؟ "

کچن میں داخل ہوتی وہ پریشے بیگم کے قریب آ کے چولہے پر پک رہے

لہسن پیاز کی خوشبو کو سونگھ کر سوال کرنے لگی----

"آج چکن قورمہ بنا رہی ہوں میں اپنی گڑیا کے لیے---- "

For more visit (exponovels.com)

لہجے میں محبت سموئے وہ اپنی لاڈلی بیٹی سے بولیں جانتی جو تھیں اسکا

موڈ آف ھو گا اس لیے اس کی پسندیدہ ڈش بنانے لگیں تاکہ کچھ حد تک

ہی اس کا موڈ بہتر ہو-----

"تھینک یو سو مچ ماما آپ بہت اچھی ھیں ، ساتھ نان منگوا لیجئے گا

پلیز---"

پریشے بیگم کو ایک جانب سے اپنے ساتھ لگاتی وہ خوشی سے چہکتے انکا شکریہ ادا کرنے کے ساتھ ایک نئی فرمائش بھی کر چکی تھی۔۔۔۔

"ہاں ہاں منگوا لوں گی وہ بھی ، اب یہ لو ٹماٹر کاٹ دو۔۔۔ "

سر اثبات میں ہلاتے پریشے بیگم نے اسے ٹماٹر سے بھری ٹرے

تھامتے گویا حکم دیا۔۔۔۔

کیا میں کاٹوں ، نہیں کریں ماما میرے ناخن خراب ہو جائیں "

گے۔۔۔۔"

ٹرے واپس سے پریشے بیگم کے حوالے کرتی وہ صاف انکار کر گئی۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

"ماہی بہت کام چور ہوتی جا رہی ہو تم ، چپ چاپ بغیر کوئی نخرا کیے ٹماٹر کاٹو ، حد ہوتی ہے اب تم بچی نہیں رہی ہو گھر کے کام کرنا سیکھو کل کو اگلے گھر جاؤ گی تو طعنے سننے کو ملیں گے ہمیں---" ،

"ٹھیک ہے ماما آپ تو پھر ایک ہی بات پر آ جاتی ہیں بچی نہیں رہی ہوں اگلا گھر یہ وہ----"

منہ بناتی ٹرے پکڑے وہ کچن میں موجود دو کرسیوں کے ہمراہ ٹیبل پر

ٹرے رکھے خود کرسی پر بیٹھ کر ٹماٹر کاٹنے لگی اس وقت اسکا چہرہ دیکھنے

سے تعلق رکھتا تھا جیسے ناجانے کونسا دنیا کا مشکل ترین کام سر انجام

دے رہی ہو اچانک اپنے موبائل پر آنے والی کال اس کا دھیان باٹنے

کا باعث بنی۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

"عروج کی کال ، اسے کیا ہوا اب ، افففف کال پک کیسے کروں"

"میرے تو ہاتھ بھی خراب کروا دیے ماما نے---

بے چارگی سے اپنے موبائل کو دیکھتی وہ منہ ہی منہ میں بڑبڑا رہی تھی

تبھی ازلان دھوڑتا ہوا کچن میں گھسا اور پریشے بیگم کا فون انہیں پکڑا

دیا----

For more visit (exponovels.com)

"ماما کال آ رہی ہے آپکو--- "

مجھے کس کی کال آگئ---؟؟؟ "

حیرانگی سے ازلان سے موبائل لیے انھوں نے کال پک کر کے فون اپنے کان سے لگا لیا مگر یہاں کچن میں شور کی وجہ سے وہ کچھ سن نہیں پا رہی تھیں تو انھوں نے وہاں سے باہر نکلنے میں ہی عافیت جانی---

For more visit (exponovels.com)

ازلان کچن سے جانے سے پہلے ماہ روح کو ٹماٹر کاٹتے دیکھ چڑاتا ھوا باہر

بھاگ گیا وہیں وہ پیشانی پر بل ڈالے کرسی سے اٹھی اور ٹماٹروں کو

ویسے ہی چھوڑ سنک سے اپنے ھاتھ دھو کر واپس ٹیبل کے قریب آ کے

موبائل اٹھا کر کال ریسیو کر لی اس کے ھیلو بولنے کی دیر تھی آگے سے

عروج ہڑبڑی میں بولنا شروع ہو گئ----

"ماہی تو وہاں سے بھاگ جا کسی دوسرے شہر کیونکہ وہ منت کا منگیتر

تجھ سے بدلا لینے آ رہا ہو گا ، کب کا یہاں سے نکل چکا ھے وہ منت کو

لے کر لاھور کے ھوسپیٹل میں ایڈمٹ کروا کے سیدھا تجھ سے بدلا لینے

پہنچ جائے گا ، کب سے تجھے کالز ملا رہی تھی لیکن سگنل پروبلم کی وجہ

سے صرف مایوسی ہی ھاتھ لگتی میرے ، دھیان سے سن بھاگ جا

تو۔۔۔۔"

عروج ایک ہی سانس میں سب بول گئ لیکن ماہ روح کو کچھ سمجھ نا آئی

وجہ وہی سگنل پروبلم----

"کیا بول رہی ہو عروج ، مجھے کچھ سنائی نہیں دے رہا تیری آواز کٹ

رہی ہے ، کہیں اونچائی پر جا کر بات کر مجھ سے----"

"ماؤنٹ ایورسٹ پر پہنچ جاؤں کیا ، تو کیا پاگل ھو گئی ھے جو تجھے کچھ

سمجھ نہیں آ رہی ، یہ مزاق نہیں ھے کوئی یار ، منت کا منگتر آ رہا ہے

تجھ سے بدلا لینے ، بھاگ جا تو----"

"کیا کس کے ساتھ بھاگ جاؤں کونسا تو نے میرے لیے لڑکا پسند کر

لیا----"

For more visit (exponovels.com)

منہ کے زاویے بناتی وہ اپنی ہی ہانکے جا رہی تھی وہیں عروج پھر سے اسے سمجھانے کی کوشش میں ہی مبتلا تھی کہ اچانک خوفزدہ آنکھوں کے ساتھ فق چہرہ لیے بھاگنے کے انداز میں پریشے بیگم کچن میں آئیں اور فوراً چولہا بند کر کے ماہی کا ہاتھ پکڑ اسے اپنے ساتھ کچن سے باہر لے گئیں---

کیا ہوا ماما کیا بات ہے آپ اتنا ڈری ہوئی کیوں ہیں ، کیا "

ہوا۔۔۔۔؟؟؟

ان کے چہرے پر موجود خوف اس سے مخفی نا رہ سکا۔۔۔

ب۔۔۔۔ب۔۔۔بیٹا تو یہاں سے ابھی کے ابھی جا رہی ہے اپنی "

"آنٹی کے پاس استنبول۔۔،۔۔

کیا ماما میں یوں اچانک کیوں جاؤں گی وہاں ، کیا ہوا ، کچھ تو بتائیں "

بات کیا ھے---؟؟؟

پریشے بیگم کو کاندھوں سے تھامے پرسکون کرنے کی سعی میں مصروف

وہ ان سے سوال کرنے لگیں جبکہ پریشے بیگم اب باقاعدہ کانپنے لگی

تھیں----

" تجھے کیوں نہیں سمجھ آ رہی ماہی ، اب تیرا پاکستان میں رہنا بالکل

سیف نہیں ہے اس لیے تو اپنی آنٹی کے پاس ابھی کے ابھی جا رہی

ہے تیرے بابا سے کہہ دیا ہے میں نے وہ ٹکٹ کا انتظام کر لیں گے

تو جلدی سے سامان پیک کر اپنا----"

" ماما کیا ہوا پاکستان میں کیوں نہیں رہ سکتی میں----؟؟؟ "

پریشے بیگم کا حکم سن وہ حیرانگی سے انھیں دیکھتی وجہ دریافت کرنے لگی۔۔۔۔

"اب تجھے تفصیل بتاؤں میں پھر بات مانو گی ، ماہی ہمارے پرانے گھر کے کرایے دار کا فون تھا ابھی اس بچاری کے ساتھ اتنا برا ہوا کہ کیا

بتاؤں ، جو تو لڑکی کہہ رہی ہے منت اس کا منگتر ان کے گھر پہنچ گیا تھا

"اور ان کے بیٹے کو اتنا مارا پیٹا ، جانتی ہو کیا پوچھ رہا تھا وہ-----

کیا ماما---؟؟؟ "

خوف سے آنکھیں پھیلائے وہ سوال گو تھی----

" وہ تیرے بارے میں پوچھ رہا تھا اسے معلوم نہیں ہم نے گھر شفٹ
کر لیا ہے مگر جان ضرور جائے گا وہ ، اب دیکھ لینا وہ یہاں بھی آ جائے
گا اور پتہ نہیں پھر تیرے ساتھ کیا کرے گا وہ ، اتنا بڑا غنڈہ ہے ان
لوگوں کے دل میں کوئی رحم نہیں ھوتا ، تو اس لیے بس فوراً سے جا رہی
ہے تو پاکستان سے باہر استنبول ، اب جا کر سامان باندھ اپنا---"

For more visit (exponovels.com)

ماہ روح کو سمجھاتیں وہ اسے سامان پیک کرنے کا کہنے لگیں آخر اپنی بیٹی

کی حفاظت سب سے اہم تھی ان کے نزدیک۔۔۔

"وہ تو پہلے سے ہی باندھا ہوا ہے ماما کونسا میں نے ان بیگ کو کھولا

رات سے ویسے ہی پڑے ھیں لیکن ماما یہ میرے پیچھے کیوں پڑ گیا ہے

میں تو بے قصور ہوں۔۔۔"

For more visit (exponovels.com)

ماہی تو کچھ ماہ کے لیے جا رہی ہے اس لیے اپنا سارا سامان لے کر جا"

"اب جلدی چل کمرے میں اور سامان باندھ----

اس کو بازو سے پکڑ کمرے میں لے جاتے ہوئے پریشے بیگم واڈروب کھول اس کا سامان نکال کر بیگز میں رکھنے لگیں وہیں ماہی ہق دق سی کھڑی انھیں دیکھے گئی----

For more visit (exponovels.com)

"ماما آپ بھی ساتھ جا رہی ہیں نا ہم سب جا رھے ھیں نا---- "

معصومیت سے انھیں دیکھتی وہ کسی امید کے تحت بولی----

"میں نہیں جا سکتی کوئی نہیں جائے گا سوائے تمہارے ، صرف تم جا

، رہی ہو ہم یہی بتائیں گے اسے تم تو کب کی گئ ہوئی ہو یہاں سے

"پاکستان میں موجود بھی نہیں تھی تم----

For more visit (exponovels.com)

ماما کیسے رہوں گی آپ کے بغیر میں اور آپ کیا رہ پائیں گی میرے "

بغیر----؟؟؟

اب باقاعدہ اس کی آنکھوں کی سطح پر نمی پھیلنے لگی----

For more visit (exponovels.com)

"ہاں بہت خوش اور مطمئن رہوں گی میں کیونکہ مجھے اپنی بیٹی کی زندگی

بہت عزیز ھے ----"

"ماما اگر میں چلی گئ تو آپکو ملیشاہ رانا کے ناولز کون ڈاؤنلوڈ کر کے دے

گا----؟؟؟

For more visit (exponovels.com)

اب کی دفعہ اس کی آواز بھی بھرا چکی تھی ساتھ ہی اس نے پھر سے

اپنی ماں کے سامنے نیا سوال رکھ دیا----

"تو وہاں پر بھی ڈاؤنلوڈ کر کے واٹس ایپ کر سکتے ہیں ,اب بند کرو

سوالوں کی بوچھاڑ ، سامان باندھنے میں مدد کرو میری اور یہ کپڑے تو بدل

لے ماہی اب تو پھرتی سے کام لے ، پہلے نا مصیبت مول لیتی ہزار

For more visit (exponovels.com)

مرتبہ کہا ہے سمجھایا ھے ، تیری قسمت ایسی ہی ہے ہر لڑکی دشمن بن

"جاتی ہے تیری تو پھر کیوں ہر کسی سے دوستی کرنا نہیں چھوڑتی----

" ماما اس مرتبہ میری کوئی غلطی نہیں ہے میں نے تو کچھ کیا بھی

نہیں اس کے منگیتر کو آنے دو ساری بات بتا دوں گی میں

"اسے----

"پاگل ہے وہ تیری ایک نہیں سنے گا پتہ ہے ہمارے کرائے دار کے

بیٹے کو کیسے اس نے پیٹا کتنی بے دردی سے ، وہ تو بچارے رو رو کر

پاگل ہو رہے ہیں کیونکہ پولیس بھی نہیں سن رہی انکی ، شاہ میر کے

ڈر کی وجہ سے بہت پاور فل ھے وہ---"

ماہی بھی اب اپنی ماں کی باتیں سن کر خوف میں مبتلا ہو گئ اور تیزی

سے اپنے کپڑے لیے خاموشی کے ساتھ باتھ روم میں گھس کر چینج کر

کے باہر نکل آئی ، وقت اور حالات کی بدولت سادگی میں ہی اس نے

رف سا بالوں کو باندھا اور زور سے پریشے بیگم کے گلے لگ گئ----

"ماما میں کیسے رہوں گی آپکے بغیر اپنے بابا کے بغیر اور سب سے بڑھ کر

اپنے ان شرارتی بھاۂیوں کے بغیر ، مجھے سکون کیسے ملے گا نہیں ھوتا

میرا گزارا----"

یوں ہی ان کے سینے سے لگی وہ اب باقاعدہ رو پڑی تھی---

"ہمیشہ ہمیشہ کے لیے نہیں جا رہی ہے تو بس تب تک کے لیے بھیجا

ھے جب تک معاملہ ٹھنڈا نہیں ہو جاتا اور ہاں تجھے معلوم ہے تیری

آنٹی بتا رہی تھیں استنبول کے لڑکے بہت خوش اخلاق اور حسین

ہوتے ہیں اور پاکستانی لڑکیوں پر تو مرتے ہیں وہ----"

کیا ماما آپ سچ کہہ رہی ہے----؟؟؟ "

جھٹ سے ان سے الگ ھوتی وہ سوالیہ نظروں سے انھیں دیکھنے لگی----

"تو کیا جھوٹ بولوں گی میں ، اب چل جلدی سامان لے کر باہر---- "

For more visit (exponovels.com)

اس کا موڈ ٹھیک کرنے کی خاطر پریشے بیگم نے جھوٹ کا سہارا لیا---

"ماما آپ نے یہ بات کہہ کر دل خوش کر دیا میرا ، کہاں ہیں بابا مجھے جلدی چھوڑ آئیں ترکی ، اسبتول ، ھائے بہت ایکسائیٹڈ ھوں میں"----

اپنا سامان گھسیٹی وہ پریشے بیگم کے ساتھ کمرے سے باہر نکل ائی---

"تیرے بابا نے نہیں چھوڑ کر آنا وہ صرف تجھے ایئرپورٹ چھوڑ آئیں

گے جانا تجھے خود ہے اکیلے----"

شفقت سے اس کے گال پر اپنا ھاتھ رکھتے وہ کس قدر ضبط کا مظاہرہ کر

رہی تھیں بظاہر خود کو مضبوط ثابت کرتے اندر وہ رو دینے کو تیار

تھیں----

ہاں تو پھر کیا ھوا میں اب بچی نہیں رہی ، کہاں ہیں بابا مجھے بس "

استنبول جانا ھے----؟؟؟

ابھی ماہی نے اتنا ہی کہا تھا کہ اچانک گھر کا دروازہ کھول تنویر صاحب

گھر کے اندر داخل ھوئے----

چل بیٹا ٹکٹ بک ہوگئ ہے ، احسن سے کہہ کر بہت مشکل سے ملی "

"ٹکٹ ، اتنی جلد بازی میں دوگنے پیسے دینے پڑے اسے----

ماہ روح کو اپنے سینے سے لگاتے وہ اسے چلنے کا بولنے لگے وہیں ان

سب سے دور کھڑے ازلان اور آہان حیرانگی سے یہ منظر دیکھ رہے تھے

مگر کچھ پوچھنے کی انھیں اجازت نا تھی نا ہی وہ اس وقت ایسا کوئی ارادہ

For more visit (exponovels.com)

رکھتے تھے وجہ اپنے بابا ماما کے چہرے پر موجود پریشانی تھی جو کسی آفت

کا پتہ دیتی----

"کوئی نہیں ہمیں اگر لاکھوں خرچ کرنے پڑے وہ بھی کر دیں گے

اپنی بچی سے بڑھ کر ہمارے نزدیک کچھ اہمیت نہیں رکھتا ، ماہی میری

بچی آرام سے جانا تو اور پلیز جہاز میں یا وہاں پر ایسا کوئی سیاپا نا پیدا کر

For more visit (exponovels.com)

لینا پلیز کیونکہ اب تو اور کسی ملک میں میرا کوئی رشتے دار بھی نہیں

رہتا----"

تنویر صاحب سے الگ ہونے پر پریشے بیگم اسے اپنے سینے سے لگاتیں

ہدایت سے نوازنے لگیں----

For more visit (exponovels.com)

"ماما ٹھیک ہے نا آپ ٹیشن نہیں لو ، میں اب کسی لڑکی سے بات

بھی نہیں کروں گی کیونکہ اب تو مجھے استنبول میں اپنے خوابوں کا شہزادہ

ڈھونڈھنا ہے تو ان فضولیات کے لیے میرے پاس وقت کہاں ہو

گا----"

ماہی کو اپنے خوابوں کی دنیا میں اترتے دیکھ پریشے بیگم اسے جانے کا

بولنے لگیں تب تک چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے آہان اور ازلان اس

کے قریب چلے آئے اور اسے بائے بول دیا ان کی آنکھوں میں نمی دیکھ ماہ روح کو عجیب سی تکلیف ھوئی اگلے ہی پل وہ ان دونوں کو اپنے گلے لگا چکی تھی----

لاکھ لڑائیاں صحیح مگر وہ بھائی تھے اس کے اور بہن بھائی کا تو رشتہ ہی ایسا ھوتا ھے ان کو روتے دیکھ اسکی اپنی آنکھیں نم ھو گئی تھیں---

"بس کر دو ماہی، اب جاؤ جلدی کہیں وہ آنا جائے---- "

خود کو کمپوز کرتی وہ پریشے بیگم کی بات سن ان سے الگ ہوئی اور پھر ان دونوں کو اپنا خیال رکھنے کا بول جلدی سے گھر سے باہر نکل گئی جہاں تنویر صاحب اس کا سامان گاڑی میں رکھتے ہوئے اسے دیکھائی دیے----

For more visit (exponovels.com)

مکمل سامان رکھ دینے کے بعد وہ پیچھے مڑ دروازے میں کھڑے اپنے
بھائیوں اور ماما کو دیکھتی ھاتھ کے اشارے سے بائے کرنے لگی اور پھر
بجھے دل کے ساتھ زبردستی گاڑی میں بیٹھ گئی----

ابھی تنویر صاحب نے گاڑی سٹارٹ کر کے گھر سے باہر ہی نکالی تھی
کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد انھیں بڑی بڑی مہنگی ترین 7 گاڑیاں ،
ان کے گھر کی طرف جاتی ہوئی دیکھائی پڑیں جسے دیکھ ماہ روح کے خوف

میں مزید اضافہ ھو گیا جبکہ تنویر صاحب نے تیز رفتار میں گاڑی بھگانا

شروع کر دی دیکھتے ہی دیکھتے وہ یہاں سے بہت دور نکل گئے----

ٹھیک دو گھنٹے بعد تیز رفتاری کے باعث وہ لوگ لاھور ایئرپورٹ پہنچنے

میں کامیاب ھوئے گاڑی روک تنویر صاحب ماہ روح کا سامان باہر نکلنے

لگے وہیں ماہ روح ابھی تک خوف میں مبتلا تھی----

تنویر صاحب کے ہمراہ وہ آئیر رپورٹ میں داخل ہوئی اور اپنے فلائٹ کا

ٹائم ہوتے دیکھ لپٹ کر وہ ان کے گلے لگ گئی آنسو بے اختیار ہی بہنا

شروع ہو گئے تھے----

"دھیان سے جانا بیٹے ہماری فکر مت کرنا، خیال رکھنا خود کا اور جاتے

ہی اپنی آنٹی سے بات کروا دینا ہماری، پریشے نے بتا دیا ہے ائیرپورٹ پر

لینے آ جائیں گے تمہیں"----

For more visit (exponovels.com)

سامان ماہ روح کو پکڑاتے وہ اسے ڈھیروں نصیحتوں کے ساتھ اس کی فکر کو کم کرنے کی کوشش کرنے لگے۔۔۔۔

"ٹھیک ھے بابا، آپ سب کو بہت مس کروں گی میں۔۔۔۔ "

For more visit (exponovels.com)

نرمی سے ان سے الگ ھوتی وہ نم آنکھوں سے انھیں دیکھنے لگی تب تنویر صاحب نے اسکے بالوں میں بوسہ دیا اور ڈھیروں دعاؤں کے ساتھ اسے رخصت کر کے خود وہ گاڑی میں بیٹھ کر واپسی کے لیے نکل پڑے----

For more visit (exponovels.com)

❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️❤️

، ایک جھٹکے کے ساتھ وہ سبھی گاڑیاں ماہ روح کے گھر کے باہر رکیں

آگے ہی پل اس کے گارڈز گاڑیوں سے باہر نکلتے شاہ میر کی گاڑی کا

دروازہ کھول سر جھکائے کھڑے ہو گئے تب سنجیدہ تاثرات کے ساتھ وہ

مغرور انسان گاڑی سے باہر نکلا اور اپنے مخصوص پر سرار شخصیت کے

ہمراہ قدم اٹھاتا دروازے کے قریب جاتے اپنے مضبوط جوتوں کی

ٹھوکروں کے ساتھ اسے پیٹنے لگا۔۔۔۔

یہ بھی انداز تھا اس کا کسی کے دروازے پر دستک دینے کا ، شور کی

آواز سن پریشے بیگم کو اندازہ تو ہو گیا کون ہو گا تیزی سے خود کو کمپوز کرتی

نارمل ہو کر اپنی پیشانی پر پھیلے پسینے کو صاف کرتے ہوئے وہ اپنے اندر

کونفیڈنس پیدا کرتے ھوئے آہان اور ازلان کو اپنے کمروں میں جانے کا

حکم دیتی دروازے کے قریب گئی اور جھٹکے سے اسے کھول دیا۔۔۔۔

جی کون ہیں آپ ، کس سے ملنا ھے ، یہ کونسا انداز ھے دستک دینے "

کا۔۔۔۔؟؟؟

For more visit (exponovels.com)

سنجیدہ تاثرات کے ساتھ وہ اپنے سامنے موجود سیاہ کپڑوں میں ملبوس شاہ

میر سے سوال گو تھیں ، اس کی سرخ آنکھوں میں دیکھتے ہی وہ اپنی

نظریں جھکا گئیں جن سے بے حد خوف محسوس ھوا انکو۔۔۔۔

تیری بیٹی کہاں ہے۔۔۔۔؟؟؟؟ "

غصے سے بولتے وہ ایک ٹھوکر کے ساتھ مکمل دروازہ کھول گھر کے اندر

داخل ہو گیا۔۔۔۔

" یہ کیا کر رھے ھیں آپ بھائی ، ہمارے گھر کے اندر آپ ایسے کیسے

داخل ہو سکتے ہیں۔۔۔۔؟؟؟

پریشے بیگم اپنے خشک لبوں کو تر کرتیں شاہ میر سے بولیں جو پورے گھر کا جائزہ اپنی پرکشش مگر وحشت زدہ نظروں سے لے رہا تھا۔۔۔۔

تجھ سے جو پوچھا ھے وہ جواب دے ، تیری بیٹی کہاں ھے اکچولی بہت امپورٹینٹ بات کرنی ہے مجھے اس سے ، جس کے لیے ملاقات کرنا تو لازمی ھے۔۔۔۔"

ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ اپنے عنابی لبوں پر بکھیرے وہ ماہ روح کے

متعلق دریافت کرنے لگا۔۔۔۔

دیکھیں بھائی میری بات سنیں مجھے نہیں معلوم آپ کیا کہہ رھے "

ھیں مگر میری بیٹی ایک ماہ سے اپنی آنٹی کے پاس موجود ہے اس لیے

وہ تو اس شہر میں ہی نہیں ہے بلکہ وہ تو پاکستان میں ہی موجود نہیں

تو پھر کیسے آپ اس سے مل پائیں گے اور کونسی بات کرنی ھے ہم تو

''آپکو جانتے بھی نہیں----

پریشے بیگم کی بات سن سرخ آنکھوں کے ساتھ شاہ میر نے ان کی

طرف دیکھا اس کی نظروں میں کچھ تو ایسا تھا جو پریشے بیگم کو گڑبڑا گیا فوراً

ہی وہ اپنی نظریں جھکا گئیں----

For more visit (exponovels.com)

اووو رئیلی ، کس قدر نفرت ہے مجھے جھوٹ سے جانتی نہیں تو ، تجھے "

"معلوم بھی ھے اس جھوٹ کا انجام کیا ہو گا۔۔۔۔

"ہاں تو جھوٹ سے تو مجھے بھی سخت نفرت ہے۔۔۔ "

پھر سے خود کو پرسکون کرتیں وہ دوبدو بولیں۔۔۔۔

For more visit (exponovels.com)

شٹ اپ میرے ساتھ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ، لگتا ہے "

ایسے نہیں بتائے گی تو ، جاؤ ڈھونڈو سارے گھر میں اس کی بیٹی کو ، مجھے

"وہ ہر حال میں چاہیے-----

اپنے بوڈی گاڈرز کو اشارہ کرتے ہوئے شاہ میر نے حکم دیا جس پر

پیروی فوراً شروع ہو گئی----

"بھائی یہ آپ ٹھیک نہیں کر رہے ،آپ ایسے ہی ہمارے گھر کی تلاشی نہیں رہ سکتے میں سچ کہہ رہی ہو میری بیٹی یہاں پر نہیں ہے----"

"جسٹ شٹ اپ ، منہ بند رکھ اپنا ، میرا دماغ خراب مت کر ورنہ تیری بیٹی کی جگہ میرے بدلے کی بھینٹ تیرے یہ بیٹے نا چڑھ جائیں----"

آہان اور ازلان کو کمرے سے باہر نکلتے دیکھ شاہ میر کا اشارہ ان کی

جانب تھا۔۔۔۔

" آپ کیا کہہ رہے ہیں مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رھی ، کونسا بدلا جب میری

بیٹی اس ملک میں موجود ہی نہیں ہے تو پھر اس نے آپ کے ساتھ

ایسا کیا کر دیا۔۔۔۔"

"میری محبت کو تکلیف پہنچائی ہے اس نے جس کی دو پل کی تکلیف

کسی خواب میں بھی مجھ سے برداشت نہیں ہوتی اسے حقیقت میں

نقصان پہنچانے کا جرم کیا ھے تیری بیٹی نے ، اس کی وجہ سے بے

ہوش پڑی ہے میری جان ہوسپیٹل میں غافل ھے خود تک سے میرے

اٹھانے پر بھی نہیں کھول رہی آنکھیں----"

For more visit (exponovels.com)

خود پر ضبط کرتا وہ اپنے دکھ کو بیان کرنے لگا کس قدر کرب اور اذیت

میں مبتلا تھا وہ صرف وہی جانتا تھا۔۔۔۔

لیکن اب بس تو کیا سوچ رہی ہے اب تو اپنی بیٹی کو کہیں بھیج دے "

گی تو میں اس تک پہنچ نہیں سکتا شاہ میر کے قہر سے بچ جائے گی وہ ،

سن میری بات اپنے کان اور دماغ سب کھول کر ، چاہے دنیا کے

دوسرے کونے میں ہی کیوں نا ہو تیری بیٹی ، وہاں بھی جا کر اس سے

"بدلا لوں گا میں سمجھی تو-----

پریشے بیگم شاہ میر کے دھمکی دینے پر خوف زدہ ہوگئ مگر بظاہر وہ

چہرے پر سنجدہ تاثرات لائے خاموش رھیں اس سے پہلے وہ کچھ اور بولتا

اچانک اس کے موبائل نے بجنا شروع کر دیا جسے جھٹ سے پک کیا

اسنے----

سامنے سے کہی گئی بات سن وہ خوش ہونے لگا ایک انوکھی خوبصورت سی
مسکراہٹ اسکے لبوں کا احاطہ کر گئی جیسے زندگی کی نوید سنا دی گئی ہو
اسے ، اس کا یہ روپ دیکھ پریشے بیگم حیران رہ گئیں-----

، سیریسلی تو سچ بول رہا ھے کیا ، میری منت کو ہوش آگیا"

"م---م---م---میں بس ابھی آ رہا ہوں----

For more visit (exponovels.com)

یوں ہی ھنستے ھوئے وہ موبائل کان سے لگائے گھر سے باہر نکل گیا اسے دیکھ باڈی گارڈز بھی وہاں سے باہر نکل اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ گئے ،اگلے ہی پل وہ سب وہاں سے جا چکے تھے وہیں پریشے بیگم شاہ میر کے جاتے ہی سکون کی سانس لیتیں اپنے بیٹوں کے قریب ھوتیں انھیں خود میں بھینچ چکی تھیں----

یہ تو پاگل انسان ھے کچھ بھی کہہ کر رہا تھا تم دونوں اس بات پر "

، دھیان مت دو بھول جاؤ سب ، بالکل نہیں ڈرنا وہ کچھ نہیں کر سکتا

یہاں اس شہر میں اس کی غنڈہ گردی بے شک چلتی ہو لیکن استنبول

نا ہی اس کے باپ کا ملک ہے اور نا ہی وہاں پر اس کی غنڈہ گردی چلے

گی"----

For more visit (exponovels.com)

پریشے بیگم اتنا بول اپنے بیٹوں کی پیشانی کو چومتی انھیں پرسکون کرنے لگیں جبکہ دل ہی دل میں وہ اپنی بیٹی کی خیرت کی دعا کر رہی تھیں----

For more visit (exponovels.com)

For more visit (exponovels.com)